اردو ترجمہ

سیرۃ الابدال

تصنیف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

------ ۞ ------

أيّها النّاس إنّي أُذكّركُم مَا أُوحي إليّ من ربّ العالمين. إنّي أُمّرتُ من الرّحمان فأتوني بأهلكم أجمعين. وأُعطيتُ الحِكم من السّماء ولا دجّال ولا رقين. انحطّت لي الملائكة من الخضراء إلى الغبراء وجُعلت قاديان كالقادسية وبلدها الأمين. وعصمني ربّي من شرّ الرُّضَعِ وجعلني من العالين. وشَنَصتُ به كل الشّنوص وحُلَّ لَحْمي عن أوصاله للحِبّ القرين. فلا أخاف مُمَشّنًا بعده ولا أرعن العدا بما قام لي ربّي كالمُداكئين. و إنّي أتّبع وحيه على البصيرة، وما ارْتَتَأَ[1] عَلَيَّ أمري

﴿۱﴾

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بن مانگے دینے والا، سچی محنت کو ضائع کرنے والا نہیں ہے۔

ہم اُس کی تعریف کرتے ہیں۔ اور اُس کے معزز رسول پر درود بھیجتے ہیں۔

------ ۞ ------

اے لوگو! میں تمہیں وہی نصیحت کرتا ہوں جو ربّ العالمین کی طرف سے مجھ پر وحی کی گئی۔ میں رحمٰن خدا کی طرف سے مامور کیا گیا ہوں۔ اس لئے تم اپنے تمام اہل وعیال کے ساتھ میرے پاس آؤ۔ مجھے آسمانی حکمتیں عطا کی گئیں ہیں نہ کہ سیم و زر۔ میرے لئے آسمان سے زمین پر فرشتے نازل ہوئے اور قادیان کو ارضِ حرم اور اس کے بلدِامین کی طرح بنادیا گیا ہے۔ اور میرے رب نے مجھے کمینوں کے شر سے بچایا اور مجھے عالی منزلت بنایا۔ میرا اُس کے ساتھ کامل تعلق ہوا اور اُس ہم نشین محبوب کے لئے میرا گوشت جوڑ جوڑ سے تحلیل ہوگیا۔ پس اس کے بعد میں نہ تو کسی تلوار سونتنے والے سے ڈرتا ہوں اور نہ طاقتور دشمن سے۔ کیونکہ میرے لئے میرا رب دفاع کرنے والوں کی صورت کھڑا ہے۔ اور میں کامل بصیرت سے اُس کی وحی کی پیروی کرتا ہوں۔ اور میرا معاملہ مجھ پر مشتبہ نہیں

وما كنتُ من المفترين. ولا أُرغِنُ إلى من خالف الحق وأرى الوجه كالضنين. ولا أبالي أحدًا من العِدَا، ولو خوّفني بخوفٍ أُذفٰى ولا أحضرهُ كالمتزأزئين.⑫ وليست الدنيا عندي إلا كَجَهْبَلَةٍ⑪ إذا جَرْشَبَتْ⑬ ثم ما تَبَعَّلَتْ⑭ فَبَذَءَهَا بعلُها و بَذَء رَوْسَهَا⑮ وَ دَقشها⑯ و نَزَّرَ أمرَها وحسبها بِئس القرين.

ومن افتتح سورة النور و الفاتحة والمائدة فَسَجَّلَهَا⑰ و تدبّرها كالطالبين، وانتقل من غَلَلٍ إلى غَمرٍ هو تحته، وأذاب فهمه و رعبل وجوده، وتجنّب الصِّلالَ⑱ وما قنع على مِمْكل⑲ وما هاب شَزَنًا⑳، وما لغب في ابتغاء ماءٍ معين، فيُشاهد صدق ما ادّعيتُ، ويرى ما رأيتُ، ويكون من المستيقنين. و إنّي أنا المسيح الموعود، وأنا الذي يَدفو و يجود، ﴿۲﴾

اور نہ میں مفتری ہوں۔ اور جو حق کی مخالفت کرے میں اس کی بات پر کان نہیں دھرتا اور نہ میں ایک بخیل کی طرح کسی کے چہرے کو دیکھتا ہوں۔ مجھے دشمنوں میں سے کسی کی پرواہ نہیں خواہ وہ مجھے ہلاکت خیز خوف سے ڈرائے۔ اور میں اُس کے سامنے ڈرپوکوں کی طرح نہیں آتا۔ اور میرے نزدیک دنیا محض اس بدشکل عورت کی مانند ہے جو بوڑھی ہو چکی ہو پھر وہ شوہر کی نافرمان بھی ہو۔ اور اُس کا خاوند اُس سے بیزار ہو اور اُس کے اِترا کر چلنے سے اور اُس کے بناؤ سنگار سے نفرت کرے اور اُس کو ہر طرح ذلیل سمجھے اور اُسے بدترین رفیق خیال کرے۔

اور جو شخص سورۃ نور اور فاتحہ اور مائدہ کھولے اور پھر اسے توجہ سے پڑھے اور طالبِ حق کی طرح اُس پر تدبر کرے۔ اور کم پانی سے اُس کے نیچے کے کثیر پانی کی طرف منتقل ہو۔ اور اپنا فہم گداز کر دے اور اپنے وجود کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور تھوڑے پانی سے مجتنب رہے اور تھوڑے پانی والے تالاب پر قانع نہ ہو اور زمین کی سختی سے مرعوب نہ ہو اور شیریں آبِ رواں کی تلاش میں ماندہ نہ ہو۔ تو وہ شخص میرے دعویٰ کی سچائی کا مشاہدہ کرلے گا اور وہی رائے قائم کرے گا جو میری رائے ہے اور یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے گا۔ اور یقیناً میں ہی مسیح موعود ہوں۔ اور وہ میں ہی ہوں جس نے ہلاک کرنا تھا اور جودوسخا کرنی تھی۔

ويستقرى التّقِيّ الذى يبغى الحقّ و يرود، فبشرى للمتّقين. إن التقات ليس بهَيّن، والله إنّها تُضاهي الْحَيْن. ومن آثر التقات فهو طائب[12] رجل آثر الممات وهى عقبة كَئُود أيّها الفتيان، وهى الموت المحرق بالنيران، ثم هى الطِرف[13] الموصل إلى الجَنان، أتحْسَبُ كم أمتٌ[14] بينها وبين حِمام الإنسان، إذا بلغتَ منتهاها و استوعَبْتَهَا فهى الموت عند أهل العرفان، إنّ التقىّ لا يخاف لَجَبَ[15] الشيطان، ويحسب انثعاب دمه فى الله كشرابٍ مُشَعْشَعٍ[16] بالشغبان[17]، وللأتقياء علاماتٌ يُعرَفون بها، و لا ولىّ إلا التّقىّ يا فتيان، منهم قومٌ يُرسَلون لإصلاح النّاس عند مفاسد الخنّاس من الله الرّحمان.

فمن علاماتهم أنهم يُبعثون عند ظلام يُحيط الزمان،

اور میں وہ شخص ہوں جو حق جُو متقی کی تلاش اور جستجو میں ہے۔ پس متقیوں کے لئے بشارت ہے۔ یقیناً تقویٰ آسان نہیں۔ بخدا تقویٰ بھی موت سے مشابہ ہے۔ کیونکہ جس نے تقویٰ شعاری کو مقدم رکھا وہ (گویا) ایسے شخص کا ہم زلف ہے جس نے موت کو ترجیح دی۔ اے جوانو! تقویٰ ایسی چوٹی ہے جسے سَر کرنا دشوار ہے۔ یہ ایسی موت ہے جو (قسم قسم کی) آگ سے جلانے والی ہے، علاوہ ازیں وہ ایک عمدہ گھوڑا ہے جو جنتوں تک پہنچاتا ہے۔ تجھے کیا معلوم کہ اِس میں اور انسان کی موت میں کتنا فاصلہ ہے۔ جب تو اس کی آخری حد کو پہنچ جائے اور اس کی تکمیل کرلے تو یہی عارفوں کے نزدیک موت ہے۔ یقیناً متقی شیطانی شوروغوغا سے نہیں ڈرتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے رستے میں اپنا خون بہانے میں اُسے ایسا لطف آتا ہے جیسے عمدہ مصفّٰی ٹھنڈے پانی سے ملی ہوئی شراب میں۔ اور متقیوں کی علامات ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ اے جوانو! متقی ہی ولی ہوتا ہے۔ اور ان ہی میں سے ایک جماعت شیطان کے مفاسد کے وقت لوگوں کی اصلاح کے لئے خدائے رحمٰن کی طرف سے بھیجی جاتی ہے۔

ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایسی تاریکی کے وقت مبعوث کئے جاتے ہیں جو سارے زمانہ پر چھائی ہوتی ہے۔

ويظهرون إذا قلّ الكرام والكرائم،
وتأجّلت[18] الخنازير والبهائم،
وكثر رجالٌ يُبَغْسِلُوْنَ،[19] وقلَّ
قوم يتهجّدون، وبقي الناس
كَحَسْكَلٍ[20] لا يعلمون ولا
يعملون. وفسد الزمان وأهلك
كُمَّلًا، وما ولد إلّا زُغْبلًا،
ونَزِفتْ[21] عين السماء وما
ازْمَهَلّت،[22] وصارت الأرض جدبة[23]
وما أبْقَلَتْ، أو صار النّاس كمثل
رجلٍ له جعندلٌ[24] ولا يأتبل،[25] وعنده
كحلٌ ولا يَكتحِل. ومالوا عن
الحق كلّ المَيل، فحفل الوادي
بالسَّيل، يُجايئون[26] الجدبَ،
ويُزيلون الودب، ويحشأُون[27]
الشيطان، ويرفأون ما اخرَوْرَقَ
ويُنوّرون الزمان.

ومن علاماتهم أنّهم قوم
لا يجدون أحدًا يأخذ جلالته
بقلوبهم، ولا يَعُدّون كدودةٍ من
لم يتطأطأ ولم يغترف من شُؤْبُوْبِهِم،[28]

اوران کاظہور شریف لوگوں اور شریفانہ خصائل کے کم ہوجانے پر ہوتا ہے۔نیز (اس زمانہ میں) خنزیروں اور بہیمی صفت لوگوں کی کثرت ہوجاتی ہے۔اور جماع کے رسیا افراد کی بہتات اور تہجد گزار لوگوں کی قلت ہو جاتی ہے۔اور لوگ ایسے ناکارہ ہوجاتے ہیں کہ وہ نہ علم رکھتے ہیں اور نہ عمل۔جب زمانہ بگڑ جاتا ہے اور اہلِ کمال کونابود کردیتا ہے اور صرف سوکھے پن کے مریض (یعنی روحانیت سے عاری) بچے ہی پیدا کرتا ہے۔چشمِ فلک خشک ہوجاتی ہے اور اشکبار نہیں ہوتی۔اور زمین بنجر ہوجاتی ہے اور روئیدگی نہیں نکالتی۔اور لوگ ایسے آدمی کی طرح ہوجاتے ہیں جس کے پاس ایک قوی اونٹ تو ہو مگر وہ اس پر سواری نہ کرسکے۔اُس کے پاس سُرمہ تو ہو مگر وہ اُس کو لگاتا نہ ہو۔اور وہ (عوام النّاس) حق سے بالکل پھر جاتے ہیں۔اور وادی سیل (معصیت) سے لبریز ہو جاتی ہے۔پس قحط سالی کے ساتھ ہی یہ ابدال بھی آتے ہیں۔اور بدحالی دور کرتے ہیں۔اور شیطان کے پیٹ میں تیر گھونپتے ہیں۔اور جو کچھ پھٹ چکا ہو اُس کو رفو کرتے ہیں اور زمانے کو منور کرتے ہیں۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایک ایسی قوم ہے جن کے دل کسی کے جلال سے مرعوب نہیں ہوتے اور جو شخص نہ تو جھکے اور ان کے چشمۂ فیض سے چلو تک بھی نہ بھرے (وہ) اُسے کیڑے کے برابر بھی نہیں سمجھتے۔

و يقعون في أُلْهانيّة الربّ ويؤثرونه في جميع أُسلوبهم، و ينصرون من ناء به الحِمْلُ ويُدركون من هوى بوظوبهم[۲۹] لا يأخذهم أفكلٌ أمام أحدٍ من الأُمراء، و يألُون[۳۱] في سبيل الله الّذي أشرطهم عند فساد الزمان وشيوع الأهواء، وما يحملهم علٰى ذالك إلّا مواساة الناس وأمر حضرة الكبرياء.

و من علاماتهم أنّه إذا استشنّ ما بينهم وبين ربّهم الجوّاد، فيبلّلونه بالإحسان على العباد، ويطيرون إلى العُلى ولا يُدَنِّنون،[۳۲] ويُسقَوْن شرابًا لا يُهْذَرون به ولا يُصَدَّعُون، ويقولون هل من مزيدٍ ولا يقنعون، ولا تُفْهَمُ أسرارُهم بما دَقَّتْ كأنّهم يرطنون،[۳۳] ويُكْفِئُوْن نفوسهم ممّا لا يرضٰى به ربُّهم وعَلى الحقّ يثبتون،

اور وہ اپنے رب کی الوہیت میں محو رہتے ہیں۔ اور اپنے ہر طور طریق میں اُسی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور جو شخص بارِگراں کے تلے دبا ہوا اُس کی مدد کرتے ہیں اور اپنے اہتمام اور التزام سے گرتے ہوئے کو سنبھالتے ہیں۔ امراء میں سے کسی کے آگے ان پر لرزہ طاری نہیں ہوتا۔ اور وہ اللہ کی راہ میں گریہ وزاری کرتے ہیں جس نے ان کو زمانے کے فساد اور خواہشات نفسانی کے عام ہونے کے وقت بھیجا۔ اور انہیں اِس پر صرف مخلوق کی ہمدردی اور حضرتِ کبریا کا حکم آمادہ کرتا ہے۔ ﴿۴﴾

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ جب اُن کا اُن کے فیاض ربّ سے تعلق کمزور ہو جاتا ہے تو وہ بندوں پر احسان کر کے اُس تعلق کو تر و تازہ کرتے ہیں۔ اور وہ بلندی کی طرف پرواز کرتے ہیں اور تھوڑی سی پرواز کر کے بیٹھ نہیں جاتے اور انہیں ایسا جام پلایا جاتا ہے کہ جس سے وہ نہ فضول گوئی کرتے ہیں اور نہ اُنہیں دردِ سر لاحق ہوتا ہے۔ اور ھَلْ مِنْ مَّزِیْد یعنی اور بھی کچھ ہے، کہتے جاتے ہیں اور قانع نہیں ہوتے۔ ان کے اسرار بوجہ دقیق ہونے کے سمجھے نہیں جاتے گویا کہ وہ عجمی زبان بول رہے ہیں۔ اور وہ اپنے نفسوں کو ہر اُس بات سے روک رکھتے ہیں جو اُن کے رب کو ناپسند ہو اور حق پر ثابت قدم رہتے ہیں

ولو أُحرقوا لا يُبَرْقِلُون﴿۳۴﴾ ولا يَكفُرُون بالحق ولو يُبزّلون﴿۳۵﴾ ولا يتبسّل وجوههم بما أصابتهم مكاره وعلى الله يتوكّلون، ويحسبون الدنيا كَحَسْكَلٍ فلا يتوجّهون.

ومن علاماتهم أنّهم يُنَبَّئُوْن بإقبالهم قبل وجود الأسباب المادية، ويُبَشَّرون بنصرٍ من الله في أيّام اليأس وإعراض النّاس، وفقدان الوسائل المعتادة في هذه الدنيا الدنيّة، حتّى أنّ السفهاء يضحكون عليهم عند إظهار تلك الأنباء، ويحسبونهم مجانين هاذرين أو مُفْتَرِين لتحصيل الأهواء، ويسعون كل السعي ليعدموهم ويجعلوهم كالهَباء، فينزل أمر اللّٰه من السَّماء، و يُقْعَدُون في حِجر عناية حضرة الكبرياء، و يُمزّق كُلّما نسج العِدا من التّكبّر والخيلاء، ويُقضَى الأمرُ ويُغاض سيل الفتن وتُجعَلُ خاتمة أمرهم فوز المرام مع الغلبة والعزّة والعلاء.

اور خواہ آگ میں بھی ڈال دیئے جائیں وہ جھوٹ نہیں بولتے۔ اور نہ وہ حق کو چھپاتے ہیں خواہ انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور اُن تکالیف پر جو اُن کو پہنچتی ہیں وہ چیں بہ جبیں نہیں ہوتے۔ اور وہ اللہ پر توکل کرتے ہیں اور دنیا کو ردّی سمجھتے ہوئے اُس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

اُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ مادی اسباب کے پیدا ہونے سے پہلے ہی انہیں اُن کی اقبال مندی کی (غیب سے) خبر دی جاتی ہے۔ اور انہیں مایوسی اور لوگوں کے اعراض اور اس حقیر دنیا کے عمومی وسائل کے فقدان کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت کی بشارت ملتی ہے۔ یہاں تک کہ بیوقوف ان پیش خبریوں کے اظہار پر ان کی ہنسی اُڑاتے ہیں۔ اور ان کو دیوانے یاوہ گو یا خواہشات کے حصول کی خاطر افترا کرنے والے سمجھتے ہیں اور وہ (دنیادار) انہیں معدوم کرنے اور غُبار کی طرح اُڑا دینے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ اس وقت اللہ کا امر آسمان سے نازل ہوتا ہے اور وہ ربّ العزّت کی عنایت کی آغوش میں بٹھا دیئے جاتے ہیں اور دشمنوں نے تکبر اور نخوت کی راہ سے اپنی (تدبیروں کے) جو جال بُنے ہوتے ہیں وہ تار تار کر دیئے جاتے ہیں اور معاملے کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور فتنوں کا سیل رواں خشک کر دیا جاتا ہے اور انجام کار وہ غلبہ اور عزت اور سربلندی کے ساتھ فائز المرام ہوتے ہیں۔

ومن علاماتهم أنّك تراهم في سُبُل اللّٰه مسارعين كالدِّعْكِنَة، وأمّا أمور الدنيا فيتزحّنون عنها ولا يؤثرونها إلّا بالكراهة، ويُظهر اللّٰه بهم ما صلح من أخلاق الناس وما كان كالدّاءِ الدفين. فيُشابهون مطرًا يُظهر خواص الأرضين، وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۚ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا[1] كذالك ضرب اللّٰه مثلا للمؤمنين والفاسقين.

ومن علاماتهم أنّك تجدهم كرجلٍ رزين،[36] وعمودٍ رَصِين،[37] وتاجرٍ هو بدء زَحنته[38] وقَيل[39] المعاصرين، ويزجّون عيشتهم في حَذَلٍ وأنين، ويبيتون لربّهم قائمين وساجدين، ويجتنبون حِطْل[40] الشهوات ويعبدون ربّهم حتّى يأتيهم يقين، وإنّ التُّحُوتَ[41] إذا سبُّوا وأضبُّوا[41] كالكلاب، وجعلوهم كأرض تحت الضباب، وجدتَهم صابرين.

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ تو انہیں دیکھتا ہے کہ وہ اللہ کی راہوں میں مضبوط تومند تیز رو اونٹنی کی طرح دوڑتے ہیں اور رہے اُمورِ دنیا تو ان میں بے رغبتی دکھاتے ہیں اور کراہت سے ہی انہیں اختیار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ لوگوں کے اچھے اخلاق اور اُن برائیوں کو جو مخفی بیماری کی ﴿۴﴾ طرح ہوتی ہیں ظاہر فرما دیتا ہے۔ وہ اُس بارش کے مشابہ ہوتے ہیں جو زمینوں کے خواص ظاہر کر دیتی ہے۔ ''اور اچھی زمین کی روئیدگی اپنے رب کے حکم سے نکلتی ہے اور خراب زمین کی پیداوار ردّی ہی نکلتی ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور فاسقوں کی مثال ایسی ہی بیان فرمائی ہے۔

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ تو انہیں باوقار شخص، زیرک سپہ سالار اور ایسے تاجر کی طرح جو سالارِ کارواں ہو اور اپنے ہمعصروں کا سرِ خیل پائے گا۔ اور وہ اپنی زندگی گریہ وزاری میں بسر کرتے ہیں۔ اور اپنے ربّ کے لئے قیام وسجود میں ساری رات گزار دیتے ہیں۔ اور خواہشات نفسانی کے بھیڑیے سے بچتے ہیں اور موت کے آنے تک اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ اور رذیل لوگ جب ان کو گالیاں دیتے ہیں اور کتوں کی طرح اُن پر پل پڑتے ہیں اور انہیں ایسی زمین کی طرح کر دیتے ہیں جو کُہر کے نیچے آ گئی ہو، تو ایسی حالت میں بھی تُو انہیں صابر پائے گا۔

[1] الاعراف: ۵۹

ومن علاماتهم أنهم يُبعَثون في عصرٍ ادْجَوْجَنَ،[43] ووقتٍ قَلَّ ثماره وشابه الحطب الْمُذْرِن،[44] وفي زمان أخذت الناسَ نعسة أُرْدُنٌّ،[45] وبقي إيمانهم كإهانٍ[46] ما بقي له غُصنٌ، وفي بُرهة أَحْثَلَتْ[47] صبيانها، وما كفلت جوعانها، وفي حِينٍ ماطَلَ[48] الناسَ الضَّلالُ، وقضمت جواميسُ النفوس ما نَعَمَتْ من الأعمال، ثم هم لا يكونون دخن الخلق كالأَرْذَال، بل يكظمون الغيظ ويعفون عمّن آذى من الجُهّال، ومع ذالك هم قومٌ شَجِعَةٌ لا يُرْغِنُونَ[49] إلٰى سِلْمٍ لظُلْمٍ عَتّى، ولو كانوا كباهِلٍ[50] في موطن الوغىٰ، ويخافون ربّهم وعلى التقوىٰ يُوَاظِبُوْنَ، وإذا مسّهم طائف من الشيطان يستغفرون، فتُهزم الأهواءُ التي جاءت كأوشابٍ[51] يهجمون، وتنزل السكينة ويفرّ الشيطان الملعون.

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ گھٹا ٹوپ اندھیرے کے زمانہ میں مبعوث کئے جاتے ہیں اور ایسے وقت میں جب پھل بہت کم ہو جاتے ہیں اور درخت خشک ایندھن سے مشابہ ہو جاتے ہیں اور ایسے زمانے میں جب لوگوں پر گہری نیند غلبہ پالیتی ہے۔ اور جب لوگوں کا ایمان اُس ٹنڈ مُنڈ درخت کی طرح ہو جاتا ہے جس کی کوئی شاخ باقی نہ رہی ہو اور ایسے دَور میں جس نے اپنے بچوں کو ناقص اور ردّی غذا دی اور اپنے بھوکوں کی کفالت نہ کی ہو۔ اور ایسی گھڑی میں جب گمراہی نے لوگوں کو اُلجھا رکھا ہو اور نفوس کے بھینسوں نے اعمال صالحہ کی روئیدگی کو چبا ڈالا ہو مزید برآں وہ رذیلوں کی طرح بدخُلق نہیں ہوتے بلکہ وہ غصہ پی جاتے ہیں اور جاہلوں میں سے جس نے تکلیف پہنچائی ہوتی ہے اُسے معاف کر دیتے ہیں۔ اور وہ ایسے جری ہوتے ہیں کہ حد سے بڑھے ہوئے ظلم کے سامنے سرِ تسلیم خم نہیں کرتے خواہ وہ میدانِ جنگ میں نہتے ہی کیوں نہ ہوں اور وہ اپنے رب سے ڈرتے اور تقویٰ پر مواظبت اختیار کرتے ہیں۔ اور جب اُنہیں کوئی شیطانی خیال آئے تو استغفار کرتے ہیں۔ پس اوباشوں کی طرح حملہ آور ہونے والی خواہشات کو شکست دے دی جاتی ہے اور (ان پر) سکینت نازل ہوتی ہے اور ملعون شیطان بھاگ جاتا ہے۔

ومن علاماتهم أنّهم يعرفون الزّهدون[٥٢]، والمنافقِ البهصل[٥٣] الذي يُضاهي الحِرْذُون، وتجدهم كغَيذانٍ[٥٤] في كل ما يزكنون[٥٥]، وكمثل هصُورٍ[٥٦] بيد أنهم لا يفترسون، وتجد قلوبهم أغنياء ثم يتمسكنون[٥٧]، ويُرْقِلُون[٥٨] في سُبُل الله ولا يُرْكَلُون، وترى دموعهم مُرْمَغِلَّة[٥٩] لا تَرْقَأُ و لا يميلون إلى أوْنٍ ولا يَتبَخْترون.

ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کذاب اورعریاں منافق کو جوگرگٹ کے مشابہ ہو خوب پہچانتے ہیں۔اورتو انہیں ہر معاملہ میں صائب الرائے اورشیر کی طرح دلیر پائے گا مگر وہ درندگی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔اورتو ان کے دلوں کوغنی پائے گا پھر بھی وہ عاجزی اختیار کرتے ہیں۔وہ اللہ کے رستے میں تیز رو ہوتے ہیں ایڑ لگانے کے محتاج نہیں ہوتے۔ ﴿۵﴾ تو دیکھے گا کہ اُن کے آنسو مسلسل بہتے ہیں اور تھمتے نہیں۔اوروہ آرام طلبی کی طرف مائل نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ اِترا کر چلتے ہیں۔

ومن علاماتهم أنّ القدر يمشي إليهم علٰى قدم المخاتلة[٦٠]، ويُنبِّئُهُم الله بقدره إذا قُدّرَ عليهم نزول البلِيّة، و يختعل[٦١] إليهم الموت ولا يأتي كالحوادث المفاجئة، كأنّ اللّٰه يعاف أن يهلكهم ويتردّد عند قبض نفوسهم المطمئنّة.

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ تقدیر ان کی طرف دبے پاؤں آتی ہے۔اورجب کسی بلا کانزول اُن پرمقدر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تقدیر کے نزول سے پہلے ہی انہیں آگاہ فرمادیتا ہے۔اورموت ان کی طرف دیر سے آتی ہے۔اچانک آنے والے حادثات کی طرح نہیں آتی۔گویا اللہ تعالیٰ اُن کو وفات دینے سے ہچکچاتا ہے۔اوران کے نفوس مطمئنہ کو قبض کرنے میں متردد ہوتا ہے۔

ومن علاماتهم أنّهم يُنصَرُون ولا يُخذَلُون، ولا يحجز هوًى بَيْنهم و بَين ربّهم ولا يُتركُون،

اوراُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ اُن کونصرت حاصل ہوتی ہے اوروہ بے کس نہیں چھوڑ دیئے جاتے۔ اورکوئی خواہش اُن کےاوراُن کے رب کے درمیان حائل نہیں ہوتی اوروہ (بے یارومددگار) نہیں چھوڑے جاتے۔

و لا يُفَارقون الحضرة ولو يُخَرْذَلُون،(٦٢) ولا يكونون كخرقاء ذات نِيقَةٍ(٦٣) بل يُعطَون العلم ويُنَوَّرُون. ويُرى الله بريقهم وهم لا يُراء ون، وفي الحسناتِ يتنوَّقون،(٦٤) وتراهم كنباتِ خَضِلٍ(٦٥) ولَو يُكْلَمون، يشهد لهم الأَثْرَمَانِ(٦٦) أنّهم من أولياء الرحمٰن، ولو يحسبهم خَطِلٌ(٦٧) أنّهم مُلْحِدون، وإذا ضاق عليهم أمرٌ فإلى الله يَخْفِلُونَ(٦٨) ولايتركهم الله كخامل بل يُعرفُون في الناس و يُبجّلون ولا تراهم كَأُمّ خَنْثَلٍ(٦٩) بل هم كَبَبٍ(٧٠) عبقريّ(٧١) يُشاهَدون، ويمشون فِي الأَرْضِ هَوْنًا ولا يُخَنْشِلُون.(٧٢)

ومن علاماتهم أنّ خَنْطُولةً من السفهاء يظنّون فيهم ظنّ السَّوْء وهم عند الله يُبَرَّءُون، لا يغتمّون بِذُؤْلُوْلٍ(٧٣) ولا هم يحزنون، وبينهم وبين الأنبياء خئولة،(٧٤) يشربون ممّا كانوا يشربون،

اوروہ حضرت باری سے جدا نہیں ہوتے خواہ انہیں قیمہ ہی کیوں نہ کردیا جائے۔ اور نہ ہی وہ شیخی بگھارنے والے جاہلوں کی طرح ہوتے ہیں بلکہ ان کو علم عطا ہوتا ہے اور انہیں منور کیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی چمک دکھلاتا ہے اور وہ دکھاوا نہیں کرتے۔ اور وہ نیکیوں کو سنوار سنوار کر ادا کرتے ہیں۔ اور تو انہیں سرسبز وشاداب دیکھے گا خواہ وہ زخمی کئے جائیں۔ دن اور رات ان کے لئے گواہی دیتے ہیں کہ وہ اولیاء الرحمٰن ہیں خواہ احمق انہیں ملحد ہی خیال کریں۔ اور جب اُن پر کوئی مشکل آن پڑے تو وہ خدا کی طرف دوڑتے ہیں۔ اللہ انہیں گمنام نہیں چھوڑتا بلکہ لوگوں میں ان کو شہرت اور عظمت دی جاتی ہے۔ تو انہیں لگڑ بگڑ کی طرح نہیں دیکھے گا بلکہ وہ خوبصورت بہادر جوان کی طرح نظر آتے ہیں۔ وہ زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور بوڑھوں کی طرح لڑکھڑاتے نہیں۔

ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ نادانوں کا ایک گروہ اُن کی نسبت طرح طرح کی بدگمانیاں کرتا ہے اور اللہ کے نزدیک وہ ان الزاموں سے پاک ٹھہرائے جاتے ہیں۔ وہ مصائب سے نہ غم کھاتے ہیں اور نہ حزین ہوتے ہیں اور ان کے اور انبیاء کے درمیان قریبی تعلق ہوتا ہے۔ وہ اُسی روحانی مَے سے پیتے ہیں جس سے انبیاء پیا کرتے تھے۔

﴿٦﴾

وإذا دَبَلَتْهُمْ(٧٥) دُبَيْلَةٌ(٧٦) فقاموا إلى الله يرجعون، و ينزحون(٧٧) ما عندهم لله ولا يَبخلون. يجتنبون دحلة(٧٨) الدّنيا و لا يقومون على حفرتها ولا يقربون، وإنّهم ريابيل(٧٩) الله وفي أجمةِ الغيب يُكتَمون. ليس هصورٌ كمثلهم ولا بازي يَصُولون على العدا ويمتشقون. وإنّهم أغصان شجرة القدس فمن هَصَرَهُم يكسره الله والّذين يحصرونهم فهم في غَتَمٍ(٨٠) يَضْجَرون، ولا يؤذيهم إلّا من كان أحمق من رِجلةٍ(٨١) وأخنَس من حيّةٍ فإنّهم قومٌ يُحارب الله لهم ولا تفلح عِداهم وإن يفرّوا حتّى يرتهشوا(٨٢) فإنّهم عارضوا الّذي لا تخفى منه المجرمون.

اور جب انہیں کوئی مصیبت آتی ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں اور اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور جو کچھ اُن کے پاس ہوتا ہے وہ خدا کی خاطر لٹا دیتے ہیں اور بخل نہیں کرتے۔ اور وہ دنیاوی کنوئیں سے بچتے ہیں، نہ اُس کے کنارے پر کھڑے ہوتے ہیں اور نہ اُس کے قریب جاتے ہیں۔ اور بے شک وہ خدا کے شیر ہوتے ہیں اور وہ غیب کی کچھار میں پوشیدہ رکھے جاتے ہیں۔ نہ اُن جیسا کوئی شیر ہوتا ہے نہ باز۔ وہ دشمنوں پر حملہ کرتے ہیں اور انہیں فنا کر دیتے ہیں۔ وہ شجرۂ قدس کی شاخیں ہوتی ہیں جو انہیں توڑنے کے لئے جھکائے اللہ تعالیٰ اُس کو توڑ ڈالتا ہے۔ اور جو ان کا محاصرہ کرتے ہیں وہ خود ہی شدید گھٹن میں بلبلاتے ہیں۔ اور انہیں وہی احمق ایذا پہنچاتا ہے جو اُس بوٹی کی طرح ہو جو سیلابی پانی کے کناروں پر اُگتی ہے اور پھر پانی اس کو بہا کر لے جاتا ہے یا وہی جو سانپ سے زیادہ خنّاس ہو۔ پس وہ ایسی قوم ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ خود جنگ کرتا ہے اور اُن کے دشمن کامیاب نہیں ہوتے خواہ وہ سرپٹ دوڑتے ہوئے اپنے پاؤں زخمی کر لیں کیونکہ انہوں نے اُس ذات کا مقابلہ کیا جس سے مجرم پوشیدہ نہیں رہ سکتے۔

ومن علاماتهم أنّهم يُلقُون علومَهم في قلوب قومٍ يطلبون،

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ طالبِ حق قوم کے دلوں میں اپنے علوم ڈالتے ہیں۔

ويربّونهم كما يُزَغِلُ[٨٣] الطائر فرخه وعليهم يُشفقون، ويحفظونهم ممّا لا يرصف[٨٤] بهم ويسمعون بتحنّنٍ صرخهم ولا يغفلون. وإنهم رعاةٌ في الأرض إذا رأوا سرحانًا فبِشَاء هم ينعقون[٨٥]، ولا يتوكّلون على أنفسهم ويُسَبِّحلُون، ولا يعيشون كَسَبَحْلَلٍ[٨٦] بل تتوالٰى عليهم الأحزان فهم فيها يذوبون. وتُزَكّى أنفُسُهم من ربّهم فتساتلُ[٨٧] جذباتهم حتّى يبقى الرّوح فقط ويُفردون، ثم يُرسلون إلى النّاس فيدعون النّاس إلى الصلاح ويُحَيْعَلُون[٨٨]. ذالک مقام أبدَالٍ الذين اختاروا سُبُلًا لا يعتقبون منه ندامةً ولا يتأسّفون. وجازوا شعابًا لا يجوزها المثقلون، ولا يموتون إلّا بعد أن يُخلّفوا[٨٩] أزفلةً من الذين يُرزقون معرفةً ويتّقون.

اور انہیں اس طرح پالتے ہیں جیسے پرندہ اپنے بچے کو چوگا دیتا ہے اور وہ ان پر شفقت کرتے ہیں۔ اور جو باتیں ان کے حق میں مفید اور مناسب حال نہ ہوں اُن سے اُن کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور ان کی فریاد بڑی دلجوئی سے سنتے ہیں اور بے اعتنائی نہیں کرتے۔ وہ دنیا میں گلہ بانوں کی طرح ہوتے ہیں جب بھیڑیا دیکھتے ہیں تو اپنی بکریوں کو بلا لیتے ہیں۔ اور وہ اپنی ذات پر بھروسا نہیں کرتے بلکہ تسبیح وتحمید کرتے ہیں۔ اور وہ تن آسانوں کی طرح زندگی بسر نہیں کرتے بلکہ جب اُن پر پَے دَر پَے غم آئیں تو وہ گداز ہو جاتے ہیں اور اُن کے ربّ کی طرف سے ان کے نفوس کا ایسا تزکیہ کیا جاتا ہے کہ نفسانی جذبات ایک ایک کر کے مٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ فقط روح باقی رہ جاتی ہے اور وہ منفرد ہو جاتے ہیں۔ تب وہ لوگوں کی طرف مبعوث کئے جاتے ہیں تو وہ لوگوں کو نیکی اور کامیابی کی طرف بلاتے ہیں۔ یہ ہے مقام ابدال کا جنہوں نے ایسے رستے اختیار کئے کہ اُن پر چل کر انہیں انجام کار ندامت نہیں اُٹھانی پڑی اور نہ وہ افسوس کرتے ہیں۔ اور وہ ایسی گھاٹیوں سے گزرتے ہیں جن میں سے بھاری بھرکم لوگ نہیں گزر سکتے۔ اور وہ اس وقت تک وفات نہیں پاتے جب تک کہ اپنے پیچھے ایسی جماعت نہ چھوڑیں جسے معرفت عطا کی جاتی ہے اور وہ تقویٰ شعار ہوتے ہیں۔

ويدعون كل دائقٍ[90] إلى عينهم ولا
يسأمون، فيأتيهم كلّ من سمع
نداءهم إلّا الذين صمّوا وذُحِقَ[91]
لسانهم وجُنَّ جنانهم فهم لا
يتوجّهون. وكذالك جرت
عادة الكفرة ما سمعوا نداء
المرسلين وإن كانوا يَصْلِقُون[92].
ولم يتيقّظوا بحسيسٍ[93] ولا
بصَهْصَلِقٍ[94] حتّى أخذهم العذاب
وهم لا يشعرون. وجاهد
النّبيون لعلّ الله يزيل صِيقتهم[95]
ولعلّهم يُبصرون. فقعدوا كامرأةٍ
طالقٍ وعصوا ربّهم وأعرضوا
كأنّهم لا يعلمون. وطارت
حواسُّهم كالحُكُلِ[96] وكانوا ذوي
خُسَاسٍ[97] وذوي وَنَشٍ وكانوا
يسبّون النبيّين وينقرون، ويرتعون
ويَلْعَصُونَ[98]. إنّ الذين آمنوا هم في
الله يُجاهدون، ويلومون الأرجل
مع طَهِقِها[99] ويظنّون أنهم متقاعِسون،
ويؤثرون الشّدائد لله لعلّهم يُقبلون،

اور وہ ہر ایک نادان ہلاک ہونے والے کو اپنے چشمہ
کی طرف بلاتے ہیں اور اُکتاتے نہیں۔ پس جو کوئی
بھی اُن کی آواز سنتا ہے ان کے پاس آجاتا ہے مگر وہ
جو بہرے ہیں اور جن کی زبانیں بیمار ہو کر پھل گئی
ہیں اور جن کے دل پر پردہ پڑ گیا ہے وہ متوجہ نہیں
ہوتے۔ اور کافروں کا یہی معمول رہا ہے کہ وہ مرسلوں
کی آواز نہیں سنتے خواہ وہ کیسی ہی درد بھری آواز سے
بلائے جائیں، نہ تو وہ خفیف آواز سے جاگتے ہیں اور
نہ سخت آواز سے یہاں تک کہ اُن کو عذاب آلیتا ہے
اور وہ شعور نہیں رکھتے۔ انبیاء کوشش کرتے ہیں کہ شاید ﴿٧﴾
اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے غبار زائل کر دے تا وہ دیکھنے
لگیں۔ مگر وہ مطلقہ عورت کی طرح بیٹھے رہتے ہیں اور
اپنے رب کی نافرمانی کرتے ہیں اور یوں اعراض کرتے
ہیں گویا کہ وہ جانتے نہیں۔ اور نا قابل فہم کلام کرنے
والے شخص کی مانند اُن کے ہوش اُڑ جاتے ہیں اور وہ
بد اخلاق اور بدگو ہو جاتے ہیں۔ اور وہ نبیوں کو گالیاں
دیتے ہیں اور عیب جوئی کرتے ہیں، وہ کھاتے ہیں اور
سیر نہیں ہوتے۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے وہ اللہ
کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ اور وہ قدموں کے تیز
اُٹھنے کے باوجود انہیں ملامت کرتے ہیں اور یہی
سمجھتے ہیں کہ ہم پیچھے جا رہے ہیں، اور وہ اللہ کے لئے
تکالیف برداشت کرتے ہیں تا کہ وہ قبولیت پائیں۔

فیدرکھم رُحم اللّٰہ ولا یُبقون فی أزْلٍ[100] من العیشِ وبالفوز یقفِلُون، ویحسبھم زَھْدَنٌ[101] کزِوَانٍ[102] والخلقُ بھم یَسلمون. یبتغون رضا اللّٰہ و یصرخون کامرأۃٍ ماخِضٍ[103] فیُدخَلونَ فی المقبولین.

ومن علاماتھم أنّ اللّٰہ یکشف عنھم رُونَۃَ[104] الکروب، و یزحنُ[105] الفزعَ عن القلوب، ففی کلّ آنٍ تتھلّل وجوھھم ولا یتخوّفون، ویُعطَون أخلاقًا لا یُوجد مثلھا فی غیرھم وعند المُسَاحَنَۃِ[106] یُعرفون، یتواضعون للزیر[107] ولو کان أحد منھم سادنَ[108] الدیر أو وحشیًا کالعیر وکذالک یفعلون.

ومن علاماتھم أنّھم قوم ما لھم عن ربّھم حُنتَألٌ[109]. یستأجزون عن الوسادۃ والآسن عندھم فی سُبُلِ اللّٰہ زُلالٌ، یبغون رضا اللّٰہ والدّنیا فی أعینھم دَمَالٌ[110]، وطالبھا بطّالٌ،

پس اللہ تعالیٰ کا رحم بھی ان کی دستگیری کرتا ہے اور انہیں تنگ زندگی میں نہیں چھوڑ دیا جاتا بلکہ وہ کامیابی کے ساتھ واپس ہوتے ہیں۔ کمینہ تو انہیں گندم میں اُگنے والا ناکارہ پودا خیال کرتا ہے جبکہ مخلوق ان کی وجہ سے ہی محفوظ ہے۔ وہ اللہ کی رضا کے متلاشی ہوتے ہیں اور وہ دردِ زِہ والی عورت کی طرح (خدا کے حضور) چلّاتے ہیں تب کہیں مقبولوں میں داخل کئے جاتے ہیں۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے کرب و اضطراب کی شدت ہٹا دیتا ہے اور گھبراہٹ کو دلوں سے زائل کر دیتا ہے۔ پس ہر ایک وقت ان کے چہرے چمکتے ہیں اور وہ خوف زدہ نہیں ہوتے، اور انہیں ایسے اخلاق دیئے جاتے ہیں جن کی نظیر ان کے غیر میں نہیں ملتی۔ اور میل ملاقات کے موقع پر وہ پہچانے جاتے ہیں۔ وہ زائرین سے تواضع سے پیش آتے ہیں خواہ کوئی ان میں سے گرجے کا خادم ہو یا جنگلی گدھے کی طرح وحشی ہو اور ان کا یہی شعار ہے۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ ان لوگوں کو اللہ کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ وہ تکیے سے الگ رہتے ہیں اور اللہ کے رستے میں متعفن پانی اُن کے نزدیک آبِ زُلال ہوتا ہے۔ وہ رضائے الٰہی کے طلبگار ہوتے ہیں اور دنیا ان کی نگاہوں میں (بے وقعت) گوبر ہوتی ہے۔ اور اس (دنیا) کا طالب نکما ہوتا ہے۔

أو كـأبـي إبـراهيم جيـالٌ، ولهم
بتـركهـا قطوف دانية وجِزَالٌ،(۱۱۱)
والـدّنيـا لهم جِعَالٌ،(۱۱۲) يُـجْـعِلُ الله
بهـا قِـدْر مـعيشتهـم فلا يمسُّهم
خَبَـالٌ،(۱۱۳) هـٰـذا مـن ربّهـم ولهـم
مـنهـا الـخـزال و إذْهَـالٌ، وإلـى
الله إِرْقَالٌ،(۱۱۴) وفي ذكره إرمعلالٌ،(۱۱۵)
هم قوم يحسبون انّ الدنيا زِبالٌ،(۱۱۶)
وإزعالٌ(۱۱۷) الـنـفـس بـه ضـلالٌ،
وإنّهـا مُـدًى يُـذبـح بهاوطالبوها
سِـخالٌ،(۱۱۸) ومـاؤها ضَهْلٌ(۱۱۹) وطـعامها
اغتيـالٌ، وسيـرتهـا الإعـراض
كـمُـفسِّلَةٍ(۱۲۰) وصـورتهـا كَـقِحلٍ(۱۲۱)
مـا بـقـي فيه جمالٌ، وأوّلها أوْنٌ(۱۲۲)
وآخرها اِقْذِعْلَالٌ،(۱۲۳) لا تجد كمثلها
قُرزَلًا،(۱۲۴) و إنّهـا زقّـومٌ فلا تحسبها
قُـعَـالًا،(۱۲۵) ولـذالـك سَـلَّ عـليهـا
عبـاد الـرحـمٰن سيفًا قصّـالًا،(۱۲۶)

یا ابراہیم کے والد کی طرح لگڑ بگڑ☆ اور انہیں ترکِ دنیا کی وجہ سے جھکے ہوئے خوشے اور پھل ملتے ہیں۔ اور دنیا ان کے نزدیک وہ کپڑے کا ٹکڑا ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کی معیشت کی ہنڈیا چولہے سے اُتارتا ہے پس اُن کو کوئی گزند نہیں پہنچتا۔ یہ (عطا) ان کے ربّ کی طرف سے ہے جبکہ وہ اس (دنیا) سے انقطاع اختیار کرتے ہیں اور اسے فراموش کر دیتے ہیں۔ پس اللہ کی طرف وہ تیزی سے بڑھتے ہیں اور اُس کے ذکر سے (ان کے) آنسو رواں رہتے ہیں۔ وہ ایسے لوگ ہیں جو دنیا کو اتنا سمجھتے ہیں جتنا کہ چیونٹی اپنے منہ میں اُٹھا لیتی ہے جبکہ اس (متاعِ دنیا) کے لئے نفس کو مستعد کرنا گمراہی ہے۔ اور یہ وہ چھریاں ہیں جن کے ذریعہ ذبح کیا جاتا ہے اور اس (دنیا) کے طالب بکروٹے ہیں۔ اس (دنیا) کا پانی تھوڑا اور کھانا اس کا ہلاکت ہے اور اُس کی خصلت اُس عورت کی طرح اعراض کرنا ہوتا ہے جس کو خاوند بلائے تو حیض کا بہانہ کر دے۔ اور اُس کی صورت خشک جلد والی جیسی (ہوتی ہے) جس میں خوبصورتی باقی نہ ہو۔ اُس کا آغاز یُسر اور اس کا انجام عُسر ہے۔ تو اُس جیسا لئیم نہیں پائے گا۔ یہ تو تھوہر ہے پس تو اسے انگور کا خوشہ مت خیال کر اور اسی لئے عبادالرحمٰن نے اس پر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنے والی تلوار سونتی ہے

﴿۸﴾

☆ حضرت ابراہیم کے والد کو شرک کرنے کی وجہ سے جیال یعنی ضبع (لگڑ بگڑ) کی شکل میں مسخ کیا گیا تھا۔ (لسان العرب زیر لفظ ضبع)

وما أخذوها بيديهم وما بغوا إمصالًا،[127] وطلّقوها بثلاثٍ وما شابهوا مُمغِلًا،[128] وأتمّوا قولًا وحالًا وما بالوا طَمْلًا[129] فيما بلغوا إبسالًا.

ومن علاماتهم أنّهم يُنشّأون كصبيّ غُلْهد،[130] وفطرتهم في سباحتها تشابه العَنكَد،[131] ولهم بركات كمطرٍ إذا ألَثّ،[132] يظهرون إذا كان الصدق كشجر اجتُثّ. إذا فقدهم الزمان فكأنه فقد التّهتان. إذا كثرت الفتن والهنابث[133] فهي أرائج ظهورهم و إرهاص نورهم. يسعون في سُبل الله كطِرفٍ يازجٍ،[134] ويكشفون سرّ النّاس كبطنٍ يُبعَجُ، مجيئهم بُلْجَةٌ[135] وذهابهم ظُلمةٌ. هم بهجة الملّة والدّين، وحُجّة الله على الأرضين. يُشاعُ أمرُهم كالبرق إذا تبوّج[136] والبحر إذا تموّج. تخرج إليهم السُّعداء كظبيّ إذا خرج من تولَجِها،

نہ انہوں نے اسے (دنیا کو) اپنے ہاتھوں سے پکڑا اور نہ ہی اُسے سمیٹنے کی خواہش کی اور انہوں نے اسے تین طلاقیں دے دیں اور وہ اسقاط کی مریضہ کے مشابہ نہیں ہوئے وہ قول و فعل میں کامل ہیں اور وہ خون میں لتھڑنے کی پرواہ نہیں کرتے کیونکہ وہ موت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ ان کی نشوونما اُس بچے کی سی ہوتی ہے جسے عمدہ غذا دی گئی ہو اور ان کی فطرت اپنی تیراکی میں تیزی سے تیرنے والی مچھلی عَنکَد کی مانند ہوتی ہے۔ اور ان کی برکات متواتر برسنے والی بارش کی سی ہوتی ہیں۔ جب سچائی اکھیڑے ہوئے درخت کی طرح ہو جائے تو وہ ظاہر ہوتے ہیں اور جب زمانہ ان سے خالی ہو تو وہ گویا بارشوں سے ہی خالی رہا۔ جب فتنوں اور حادثات کی کثرت ہو تو یہی ان کے ظہور کی خوشبو کی لپٹیں اور ان کے نور کا پیش خیمہ سمجھو۔ وہ اللہ کے رستوں میں تیز رو گھوڑے کی طرح دوڑتے ہیں۔ اور وہ لوگوں کے اسرار یوں جان لیتے ہیں جیسے پیٹ ہی چیر کر رکھ دیا ہو۔ ان کا آنا روشنی اور ان کا جانا اندھیرا ہے۔ وہ ملّت اور دین کی رونق اور زمین پر اللہ کی حجت ہوتے ہیں۔ ان کا پیغام یوں پھیلتا ہے جیسے بجلی کوندے اور سمندر موجزن ہو۔ نیک لوگ ان کی طرف یوں نکلتے ہیں جیسے ہرن اپنے رہنے کی جگہ سے نکلتا ہے۔

وتقبلهم خيار الأمّة من غير أعوجها. والّذين يُنكرونهم فسيعلمون عند الحشرجة،[137] وإن التهبوا اليوم كالنّار الْمُنْحَضَجَةِ.[138] إنّهم يؤثرون الدنيا ويجعلونها لقلوبهم معبدها، ويتمايلون عليها كالدّيک إذا حَلَجَ[139] ومَشَى إلى أُنْثاه ليَسْفدها.[140] قد رَهَّدُوا[141] كالحبل إذا حُمْلِجَ،[142] وليسوا كَغُصْنٍ رُءُوْدٍ بل كطعامٍ إذا تَكَرَّجَ.[143] ليس فيهم خيرٌ ويُضاهئون الْحِنبِجَ.[144] إنّ الذين يؤمنون برُسل اللّٰه مَثَلُهُم كمثل شجرة طيّبةٍ في حَنادجَ[145] حُرّة،[146] هم الذين يُتّخَذون عَضُدًا لِمِلّةٍ مُطَهّرةٍ. يسعون كثُوْهَدٍ[147] في سُبل اللّٰه بما فُقِّحُوا[148] وقُشِّرُوا عن جُرادةٍ بشرية. وأثمر فيهم نَوْر الإيمان بنورٍ إلٰهية. إنّهم كأسودٍ ومع ذالک ليسوا كشُحْدُودٍ[149] وليسوا بمثقلين لترک الدنيا

اور کج فہموں کے سوا اُمت میں سے سلیم الفطرت (لوگ) ان کو قبول کر لیتے ہیں۔اور جو ان کا انکار کرتے ہیں وہ جان کنی کے وقت (اپنے کفر کا نتیجہ) ضرور جان لیں گے اگرچہ وہ آج بھڑکنے والی آگ کی طرح شعلہ زن ہیں۔وہ لوگ دنیا کو ترجیح دیتے ہیں اور اسے اپنے دلوں کا معبد بنا لیتے ہیں اور اُس پر ہمہ تن ایسے مائل ہوتے ہیں جیسے مُرغا اپنی مُرغی کی طرف جُفتی کرنے کے لئے پَر پھیلا کر دوڑتا ہوا جاتا ہے۔وہ بٹی ہوئی رسی کی طرح حماقت میں پختہ ہوتے ہیں۔اور وہ تروتازہ ٹہنی کی طرح نہیں ہوتے بلکہ ایسے کھانے کی مانند ہوتے ہیں جسے پھپھوندی لگی ہو۔ان میں کچھ بھی بھلائی نہیں ہوتی اور وہ بخیلوں کی مانند ہوتے ہیں۔یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں ان کی مثال ایسے پاکیزہ درخت کی طرح ہے جو زرخیز ریتلے ٹیلوں میں ہو۔وہی ہیں جن کو پاک ملت کے لئے دست و بازو بنایا جاتا ہے۔وہ اللہ کے رستوں میں جوان کی طرح دوڑتے ہیں اس لئے کہ اُن کی (روحانی) آنکھیں کھول دی جاتی ہیں۔اور وہ بشری لبادہ سے باہر لائے جاتے ہیں اور نورِ الٰہی سے ان کے ایمان کی کلی (شگفتہ ہو کر) ثمر آور ہو جاتی ہے۔وہ شیر ببر ہو کر بھی بد خُلق نہیں ہوتے۔اور ترکِ دنیا کی وجہ سے وہ بوجھل نہیں ہوتے

﴿۹﴾ و لـذالک يطيـرون إلى الله ولا يكرمحون.[150] يكسحون البواطن ولا يُغادرون فيها مثقال ذرّة من هذه العاجلة، ويعملون ما يعملون للآخرة ولها يُجاهدون. يُعطَون خُرّد[151] المعارف ويتلقّفون أدقّ بعد أدقّ حتّى يظنّ سمَّغُدٌ[152] أنّهم مُلحدون. وترى وجوههم كَغُصْنِ عُبَرّدٍ[153] لا ترهقها قترةٌ بما عرفوا ربّهم ولا ييأسون. لهم عزّة في السّماء فالّذين يَهُردون[154] أعراضهم أو يسفكون دماء هم يُحاربهم اللّه فيؤخذون ويجتاحون، صمٌّ بُكمٌ عُميٌ ومن شدّة العناد يكمدون.[155]

ومن علاماتهم أنّهم قومٌ لا يُطَّمَلُ[156] ما في حَوضهم و يُعطَون كلّ آنٍ من ماءٍ معينٍ. ولا يعلمون ما الحِنْضَجُ[157] ويُسْرَدُ لَهُمْ زُلالٌ عَذْبٌ من ربّ العالمين.

اسی لئے وہ اللہ کی طرف محو پرواز رہتے ہیں اور بوجھل قدموں سے دوڑنے والے (کی طرح) نہیں ہوتے۔ وہ اپنے باطن کو ایسا جھاڑ دیتے ہیں کہ اُس میں ذرّہ بھر اس دنیا کا نہیں رہنے دیتے۔ وہ جو بھی عمل کرتے ہیں آخرت کے لئے کرتے ہیں اور اسی کے لئے وہ مجاہدہ کرتے ہیں۔ معارف کے ناسُفتہ موتی اُنہیں عطا کئے جاتے ہیں اور وہ لطیف سے لطیف معارف اخذ کرتے ہیں یہاں تک کہ متکبر احمق یہ خیال کرتا ہے کہ وہ ملحد ہیں۔ اور تو ان کے چہرے نرم و نازک شاخ کی طرح دیکھتا ہے اور اپنے رب کو پہچان لینے کی وجہ سے ان کے چہروں پر سیاہی نہیں ہوتی اور وہ مایوس نہیں ہوتے۔ آسمان پر اُن کو عزت حاصل ہوتی ہے اس لئے وہ لوگ جو ان کی ہتک عزت کرتے ہیں یا ان کا خون بہاتے ہیں اللہ ان سے جنگ کرتا ہے پس وہ پکڑے جاتے ہیں اور اُن کی بیخ کنی کر دی جاتی ہے۔ وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں اور شدّتِ عناد کی وجہ سے انہیں عارضہء قلب ہو جاتا ہے۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے حوض کا پانی کبھی مکدّر نہیں ہوتا۔ اُنہیں ہر وقت جاری پانی عطا کیا جاتا ہے اور وہ نہیں جانتے کہ کیچڑ ملا پانی کیا ہوتا ہے۔ اور انہیں تو ربّ العالمین کی طرف سے شیریں آبِ زلال مسلسل عطا کیا جاتا ہے۔

ويُـصْـفِـدهـم ربّهـم خـفيـرا فيُعصمون من موامي [158] و ممّا فيها من السـرّاحين. وتـزمج [159] قـربة نـفوسهم نورًا وفهمًا، وتلوح لهم ما تخفَى من المحجوبين.

ذالک بأنّهم يُسلّمون نفوسهم إلى الله كأَرْخٍ [160] يُذبح ويقضون نحبهم أو يكونون من المنتظرين. وبأنّهم يُنفقون فى الله ما كان لهم من العَيْن. ولا يكـونون كرجلٍ جعد اليدين، و يثمرون كغُصْنٍ سَرَعْرَعٍ [161] غَزِيدٍ [162] فتأوى إليهم المساكين. ويُرْزَقُون من غير الكدّ والإلحاح فى المحاولةِ من الله الذى يتولّى الصالحين.

ومن علاماتهم أنّ الله يخلق فى نفوسهم أَمَجًا [163] للمعرفة التّامّة، وتُضْرَحُ صدورُهم وتُخرَجُ منها كلّ ما كان من الغوائل الإنسيّة، فَيُمْلَأُوْن مِنْ حُبِّ اللّه ويذبحون له أنفسهم كَالْجَلْمدةِ [164] ويرضدون [165] متاع التقوٰى وينفقونه فى كلّ ساعةٍ بقدر الضرورة،

ان کا رب ان کو محافظ عطا کرتا ہے پس وہ بیابانوں اور ان میں رہنے والے بھیڑیوں سے بچائے جاتے ہیں۔ اور ان کے نفوس کا مشکیزہ نور اور فہم سے بھر دیا جاتا ہے بہت سی باتیں جو محجوبوں پر پوشیدہ رہتی ہیں اُن پر آشکارا ہو جاتی ہیں۔

یہ اس لئے کہ یہ لوگ اپنی جانیں ذبح کئے جانے والے بچھڑے کی طرح اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں۔ یا تو وہ اپنی نیت پوری کر دیتے ہیں یا منتظر رہتے ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ وہ اپنا سب مال اللہ ہی کے لئے خرچ کرتے ہیں اور بخیل آدمی کی طرح نہیں ہوتے۔ لمبی تر و تازہ شاخ کی طرح وہ پھل دیتے ہیں پس مساکین ان کی پناہ میں آجاتے ہیں۔ انہیں بغیر محنت اور اصرار سے مانگنے کے اُس خدا کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے جو نیکوں کا متولّی ہے۔

ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے نفوس میں کامل معرفت کی شدید پیاس پیدا کر دیتا ہے۔ اور ان کے سینے چاک کئے جاتے ہیں اور اُن سے انسانی فسادات بکلّی نکال دیئے جاتے ہیں۔ پھر وہ اللہ کی محبت سے بھر دیئے جاتے ہیں۔ اس کی خاطر وہ اپنے نفس کو گائے کی طرح ذبح کر ڈالتے ہیں۔ اور متاعِ تقویٰ کو تہ بہ تہ رکھتے اور اُس کو بقدرِ ضرورت ہر وقت خرچ کرتے رہتے ہیں۔

ویُعرضون عن کل صِلْغَدٍ[166]
و یدفعون السیّئا ت بالحسنة، ﴿۱۰﴾
و یعیشون کَأَشْعَث أَغْبَرَ تواضعًا
لِلّٰه، وکذالک یُنْضِجُون
سلوکهم کما تُفَأَّد الخُبْزَةُ فی
الْمَلَّةِ.[167] و یعیشون کَقَحَّادٍ[168] مع
کثرة الإخوان و الذریّة، ویکونون
کأرضٍ مِبْکَارٍ[169] عاملین بأوامر
الحضرة، ولا یُبالون زَعَلَ[170] الظالمین
و لا یترکون بتهدیدهم ذرّة من
السُّبل المنتخلة، ویزیّنون لله بیت
قلوبهم کالْإِمْرَأَةِ الْمُفَرْنِسَةِ،[171]
ویقومون لله بَاهشین[172] ویأخذون
ما أُوتی من الله بالقوّة.

ومن علاماتهم أنّک تریٰ
عجائب منهم إن لبثت فیهم بُرْهةً
من الزّمان، وتجدهم کناقةٍ فَشوشٍ[173]
عند الفیضان، یَمُوصُ[174] القلوب
قولهم ویَدخل نُطقُهم فی الجنان،

اور وہ ہر احمق سے اعراض کرتے ہیں اور برائیوں کو نیکیوں کے ذریعے دور کرتے ہیں۔ اور اللہ کے لئے تواضع اختیار کرتے ہوئے وہ اپنی زندگی ایک پراگندہ بال اور غبار آلود شخص کی طرح بسر کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے سلوک کو اس طرح پکاتے ہیں جس طرح کہ روٹی انگاروں پر سینک کر پکائی جاتی ہے۔ وہ بھائیوں اور اولاد کی کثرت کے باوجود اس شخص کی طرح زندگی گزارتے ہیں جس کا نہ کوئی بھائی ہو نہ بیٹا۔ اور وہ حضرت احدیّت کے احکام کی بجا آوری میں جلدی اُگانے والی زمین کی طرح ہوتے ہیں۔ وہ نہ ظالموں کی سخت طعنہ زنی کی پرواہ کرتے ہیں اور نہ ان کی دھمکی سے اختیار کردہ رستوں کو ایک ذرہ بھی چھوڑتے ہیں۔ اور وہ ایک سگھڑ عورت کی طرح اپنے دلوں کے گھر اللہ کے لئے سجاتے ہیں وہ اللہ کے لئے سرور کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں اور جو کچھ انہیں اللہ کی طرف سے ملتا ہے اُسے پوری قوت سے پکڑتے ہیں۔

اور اُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ اگر تو کچھ عرصہ اُن کے پاس رہے تو تُو اُن سے عجائبات دیکھے گا اور تُو اُن کو فیض رسانی کے وقت بہت زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی کی طرح پائے گا۔ ان کے قول دلوں کو دھو دیتے ہیں اور اُن کی گفتار دلوں میں گھر کر جاتی ہے۔

فتُنَيَّر بنير التقوى بإذن اللّه الرَّحمان، وتُهبَرُ[175] هَبرَةٌ[176] زائدةٌ من الشهوات ويمحو كل ما يُؤبش[177] من العصيان، وكم من غُمي مستهترين[178] يُبصرون ويُهذّبون بهم فإذا هم من أهل التّقاة والعرفان، فويلٌ للذين يضحكون عليهم كامرأةٍ تُهارُّ[179] زوجها ولا يعلمون أنهم بطلاقٍ يهلكون. فإنّ اللّٰه علّق نجاة النّاس بحبّهم وعنايتهم فقد هلك من قطع العُلَق منهم بما ترك قومًا يَحرُسون. ولا تُصِيبُ تلك الشّقوة إلّا رجلًا في فطرته هُزَيرَةٌ[180]، ومع ذالك عُجلةٌ ونخوةٌ، وليس من الّذين يخافون الله ويتدبّرون. وكلّ ذالك تتولّد من وَضَرِ[181] الدُّنيا فويلٌ للّذين بها يتّسخون. يسعون لإيذاء أهل اللّٰه ذائبين[182] مستهزئين ويحسبون أنهم يُحسنون.

پس انہیں خدائے رحمان کے حکم سے تقویٰ کے تار و پود سے سنوارا جاتا ہے اور نفسانی خواہشات میں سے زائد حصہ کاٹ دیا جاتا ہے۔ اور گناہوں میں سے جو کچھ جمع ہو چکا ہوتا ہے وہ مٹ جاتا ہے۔ اور کتنے ہی ایسے اندھے عاقبت نا اندیش ہیں جو دیکھنے لگ جاتے ہیں اور ان کے ذریعہ مہذّب ہو کر متقی اور عارف باللہ بن جاتے ہیں۔ پس ان لوگوں پر افسوس ہے جو ان پر اُس عورت کی طرح ہنسی اُڑاتے ہیں جو اپنے خاوند کے رُوبرُو کتے کی طرح بھونکتی ہے، وہ نہیں جانتے کہ محض طلاق سے تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی نجات کو ان (ابدال) کی محبت اور عنایت سے وابستہ کر دیا ہے۔ پس وہ شخص ہلاک ہو گیا جس نے اُن سے قطع تعلق کیا کیونکہ اُس نے ایسے لوگوں کو چھوڑا جو محافظ تھے یہ بدبختی اُس آدمی کے نصیب میں ہے جس کی فطرت میں کامل سُستی ہو اور اِس کے ساتھ جلد بازی اور نخوت ہو اور وہ خدا سے ڈرنے والوں اور تدبر کرنے والوں میں سے نہ ہو اور یہ سب کچھ دنیاوی غلاظت سے پیدا ہوتا ہے۔ پس ہلاکت ہے اُن لوگوں کے لئے جو خود کو اس سے آلودہ کرتے ہیں۔ وہ اہل اللہ کو دھتکارتے ہوئے اور استہزاء کرتے ہوئے ایذا رسانی کی کوشش کرتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ وہ نیک کام کر رہے ہیں۔

ومن أظلم أبناء الزّمان في هذا الأوان. من تصدّى لإيذائي وهو ضبس (۱۸۳) و أشوس (۱۸۴) كالشّيطان، وخوّفني من كشيشه (۱۸۵) وفحيحه كالثّعبان، ووالله إنّي حِمَى الرّحمان، فمن أراد أن يقطعني فسيُقطع من أيدى الديّان، وإنّي بأعينه ولا يخاف لديه المرسلون، و يردّ الجَرْبَزة (۱۸۶) على أهلها لو كانوا يعلمون.

(۱۱) ومن علاماتهم أنّهم لا يكونون كداحض (۱۸۷) بل يقومون في مآقط ولا يُضائهون الجبان، ويؤمّون النّاس كخوتع (۱۸۸) ليحفظوا من خاف السّرحان، وينقلبون بمعارف كالّذي للقوم إعتان. (۱۸۹) لا يقنعون على جهد أنفسهم ويخافون هدم بنيان العمر ويوم انقضاضٍ فيطلبون الوارث من الله ويجدونه كابن مخاضٍ (۱۹۰)

اس وقت ابنائے زمانہ میں سے سب سے بڑا ظالم وہ ہے جو میری ایذا رسانی کے لئے کمر بستہ ہے وہ شریر ہے اور شیطان کی طرح ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنے والا متکبر ہے۔ اور اس نے مجھے اژدھا کی طرح اپنی پُھنکار اور جِلد کی آواز سے ڈرایا ہے۔ اور اللہ کی قسم مَیں رحمٰن خدا کی رکھ ہوں۔ پس جس نے مجھے کاٹنے کا ارادہ کیا وہ جزا سزا کے مالک خدا کے ہاتھوں سے کاٹا جائے گا۔ اور مَیں اُس کی نگاہ میں ہوں اور اُس کے حضور رسول ڈرا نہیں کرتے۔ اور فریب کاروں کے فریب ان پر لوٹا دیئے جائیں گے، کاش وہ جانتے۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ میدانِ کارزار میں کم ہمتوں کی طرح نہیں ہوتے بلکہ ثابت قدم رہتے ہیں اور بُزدلی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ اور وہ لوگوں کی پیشوائی ایک ماہر کی طرح کرتے ہیں تا کہ بھیڑیئے سے ڈرنے والوں کی حفاظت کر سکیں اور وہ قوم کے لئے بہترین چیز لے کر آنے والے کی طرح معارف لے کر لوٹتے ہیں۔ وہ اپنے ہی نفس کی کوشش پر قانع نہیں ہوتے۔ اِدھر عمر کی بنیاد کے گرنے اور ٹوٹنے کے دن کا بھی خوف ساتھ ہی لگا ہوتا ہے اس لئے وہ اللہ تعالیٰ سے وارث طلب کرتے ہیں اور اُسے (وارث کو) نوخیز جوان کی طرح پاتے ہیں۔

و يفهضون[١٩١] الجذبات ابتغاء رضا
ربّ الكائنات، ويخلصون لربّهم
ولا يسوطون و لا يبرحون
الحضرة ولا يَشْحطون. ويليط
حبّ اللّٰه بقلوبهم وينطون
أنفسهم بمحبوبهم ولا يُحفِظون
النّاس وعلى اللسان يُحافظون،
ولو بدر منهم مُحفِظٌ فباللّين
يتداركون. ينطقون كرجل
بلتعانيّ،[١٩٢] وتُفصّح كلمهم من
فضلٍ ربّانيّ، يُذَعْذِعُون[١٩٣] المال
على الفُقَراء ، ويُبارزون كزميعٍ[١٩٤]
مقدامٍ في مواطن الإبتلاء .
لا ترى في وجوههم سُفعةً[١٩٥]
عند الغضب، وتجدهم كحيتانٍ
شروعٍ ناظرين إلٰى ربّهم عند
الكرب، وعلى شراعهم حبلٌ من
حُبّ اللّٰه ولا كشِرعة العَقَب.
لا يصول عليهم إلّا الّذى هو
كقَرْثعٍ،[١٩٦] ولا يؤذيهم إلّا الّذى هو
أشقٰى من قُنذَعٍ.[١٩٧] لهم عزيمة
قاهرة إذا قصدوا أمرًا جلّحوا،

اوروہ ربّ کائنات کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے جذبات کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں۔ اوروہ اپنے رب کے لئے خالص ہوجاتے ہیں اور ملونی نہیں کرتے۔ اوروہ درگاہِ حضرت کو نہیں چھوڑتے اور محبتِ الٰہی ان کے دلوں کے ساتھ پیوستہ ہوجاتی ہے اور وہ اپنے نفوس کا ناطہ اپنے محبوب سے جوڑ دیتے ہیں۔ اور وہ لوگوں پر غضبناک نہیں ہوتے بلکہ زبان کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی غصہ دلانے والا لفظ اُن سے نکل بھی جائے تو نرمی کے ساتھ اس کا تدارک کرتے ہیں۔ وہ فصیح اللسان شخص کی طرح بات کرتے ہیں اور ان کے کلام میں فصاحت فضلِ ربانی سے آتی ہے۔ وہ فقراء پر مال لوٹاتے ہیں۔ اوروہ ابتلا کے میدانوں میں بہادر پیش قدمی کرنے والے کی طرح مقابلہ کرتے ہیں۔ تُو غصہ کے وقت ان کے چہرے لال پیلے نہیں دیکھے گا۔ اور تُو انہیں مصیبت کے وقت سر اُٹھائی ہوئی مچھلیوں کی طرح اپنے رب کی طرف نظریں لگائے پائے گا۔ اور ان کی گردنوں پر محبتِ الٰہی کی رسی ہوتی ہے نہ کہ تانت سے بنا ہوا پھندا۔ ان پر وہی حملہ کرتا ہے جو کمینہ ہوتا ہے اور ان کو وہی تکلیف دیتا ہے جو دیّوث سے بڑھ کر بدبخت ہو۔ اُن کا عزم ایسا راسخ اور غالب ہوتا ہے کہ جب وہ کسی کام کا قصد کرلیں تو مصمم ارادہ سے اقدامات کرتے ہیں۔

وإذا حاربوا ظربغانة[198] قتّلوا، ومن
جاء هم بالرَّغْرَغَةِ[199] فيُروىٰ من ماء هم،
ويُنزّه من كل نوع الشبهة. وقد
أزف[200] زمان الإرواء فطوبىٰ للطلباء
الأتقياء .ألا ترون أنّ الزمان قد
فسد، ومُلِأ من أنواع نضناض،
وقرب جدرانه إلى انقضاض،
والأمراض تُشاعُ والنفوس تُضاع،
والحتوف ملاقية علىٰ أوفاضٍ.[201] وقد
صلغ[202] الزمان وأنا علىٰ رأس الألف
السابع في هٰذا الأوان، وكذالك
قال النبيّون أيها الفتيان ، فإلامَ ﴿۱۲﴾
تُكذّبون ولا تتّقون الديّان.

ومن علاماتهم أنّهم يرودون الجنة ابتغاء لقاء الحضرة لا للحم الطير وعين البقرة[203]، وتجد غُرضتهم باسطة اليدين، لتلقّف اوامر ربّ الكونين. عَلْهَضُوا[204] قارورة[205] حُجب الناسوت، وفتقوا بصدقهم رتق اللاهوت، وذالك بأن الله قضّ[206] عليهم خيل التجلّيات،

اور جب سانپ سے لڑائی کی ٹھن جائے تو اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں۔ اور جو شخص پیاس سے ان کے پاس بار بار آئے تو وہ اُن کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔ اور ہر قسم کے شبہ سے پاک کردیا جاتا ہے۔ سیرابی کا زمانہ تو آ گیا۔ پس متقی طلب گاروں کے لئے خوشخبری ہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ زمانہ بگڑ گیا اور قسم قسم کے اضطرابات سے بھر گیا۔ اور اُس کی دیواریں ٹوٹنے کے قریب ہوگئیں۔ بیماریاں پھیل رہی ہیں اور جانیں ضائع ہو رہی ہیں، موتا موتی کا عالم ہے۔ زمانہ کا ششم ہزار گزر گیا اور مَیں اب ہزار ہفتم کے سر پر ہوں۔ اے نوجوانو! نبیوں نے ایسا ہی کہا تھا۔ پس کب تک تم میری تکذیب کرو گے اور جزا و سزا دینے والے ربّ سے نہیں ڈرو گے۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ حضرت باری تعالیٰ کی ملاقات کی خواہش کے لئے جنت کی طلب کرتے ہیں نہ کہ پرندوں کے گوشت اور انگوروں کی خاطر۔ اور تو ربّ کائنات کے اوامر کی طرف ہاتھ پھیلائے ہوئے لپکنا اُن کا نصب العین پائے گا۔ انہوں نے ناسوتی حجابوں کی پردہ کشائی کی اور اپنے صدق سے لاہوتی بندشوں کو توڑ دیا۔ اور یوں اس طرح ممکن ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر تجلیات کا ایک لشکر بھیج دیا ہے۔

فقوّضوا بناء وجودهم وما بقي نضنضة[٢٠٧] النفس ودَخلُوا في أمان اللّٰه من الحَيَوَاتِ، ودخلوا الرّياضَ وتهلّلت وجوههم كبرق إذا ناضَ[٢٠٨]، ووجدوا وجوه أهل الدّنيا وجوهًا مسودّةً فسعوا للتبييض، وقاموا لإصلاحهم كما تَرِضُ[٢٠٩] الدّجاجة على البيض. وإنّهم يعينون كل صارخ ولو تصرّخ، إلّا الذين باض فيهم الشيطان وفرّخ. قوم ربّانيّون لا يُكذّبهم إلّا الذي جَلَط[٢١٠]، وأزال زينة التّقى و جَلُمَطَ[٢١١]. الّذين يُعادونهم إنْ هم إلّا كـإمرأةٍ جَلْعةٍ[٢١٢]، ولا يضرّهم صَوْلُ سَلْفَعَةٍ[٢١٣]، تتزلّع[٢١٤] يداهم عند المقابلة، ويفرّون كثعالب من موطن المناضلة. وتجد بيان هؤلاء السادات كشرابِ[٢١٥] عماهجٍ[٢١٦] يحكأ في القلوب، ويُبعّد عن الذنوب،

جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے وجود کی بنیاد کو منہدم کر دیا اور اُن میں نفسانی حرکت باقی نہیں رہی اور وہ سانپوں (کے شر) سے اللہ کی امان میں داخل ہو گئے۔ اور وہ باغوں میں داخل ہوئے اور ان کے چہرے ایسے چمکے جس طرح بجلی چمکتی ہو۔ اور انہوں نے دنیاداروں کے چہرے سیاہ پائے تو ان کو روشن کرنے کی کوشش کی۔ اور وہ ان کی اصلاح کے لئے اس طرح کمر بستہ ہوئے جس طرح مُرغی انڈوں پر بیٹھتی ہے۔ اور وہ ہر چیخنے والے کی مدد کرتے ہیں خواہ وہ تصنّع کر رہا ہو۔ سوائے اُن کے جن میں شیطان نے انڈے دیئے اور ان سے چوزے پیدا ہوئے۔ یہ ربّانی لوگ ہیں ان کا مکذّب خود کذّاب ہوتا ہے اور اس نے تقویٰ کی زینت کو زائل کر کے مونڈ دیا ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو اِن (ابدال) سے دشمنی رکھتے ہیں وہ محض بے حیا عورت کی مانند ہیں اور انہیں بدزبان اور بدخلق عورت کا حملہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اِن دشمنوں کے ہاتھ مقابلہ کے وقت پھٹ جاتے ہیں اور وہ میدانِ جنگ سے لومڑیوں کی طرح بھاگ جاتے ہیں۔ اور تو ان سرداروں کے بیان کو حلق سے بآسانی اُتر جانے والے مشروب کی طرح پائے گا جو دلوں میں گڑ جاتا ہے اور گناہوں سے دور کر دیتا ہے۔

ويضرح الله عنهم تهمًا
كاذبةً في شانهم، و يجعلهم
كمنيحة[217] لأحبابهم وإخوانهم.
ويذهب بهم طخش[218] الناس،
وسقام من تفجّس[219] وتبعّل[220]
وساوس الخنّاس. ولا يُعاديهم الّا
تافةٌ،[221] ولا يقبلهم إلّا تقيّ دافةٌ.[222]
وحُرّم دارهم على الفاسقين
الّذين يُزَقْفِلُون[223] إلى الشرّ
متعمّدين، ويرضون بالغلفق[224]
وينأون عن ماء معين.

ومن علاماتهم أنّهم يأخذون
من الدّنيا كفتيلٍ، ومن الدّين
يَدْغفون،[225] ويتمتّعون من آلائها
كَزِبَالٍ[226] ومن التُّقات يجترفون،[227]
ويُقوّمون أنفسهم كمقَمْجرٍ[228]
يُقَوّم سهمه ويجيحون كلّما
فيهم من أهوائهم ويبقى
هوى الرّبّ كجُذْمُور[229] وعليها
يثبتون. ويؤثرونه في كلّ
سبيلٍ ولا يبالون زَمْجَرَةَ[230] السُّفهاءِ

ان کی شان میں جو جھوٹی تہمتیں منسوب کی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ان سے وہ دور کر دیتا ہے۔ اور انہیں ان کے دوستوں اور بھائیوں کے لئے امانتاً دودھ کے لئے دی ہوئی اونٹنی کی طرح بنا دیتا ہے۔ اور وہ ان کے ذریعہ لوگوں کی بے نوری اور متکبرین اور خنّاس شیطان کے وساوس کی پیروی کرنے والوں کی بیماری دور کرتا ہے۔ اور اُن سے دشمنی صرف احمق ہی کرتا ہے اور ان کو صرف متقی غریب الطبع ہی قبول کرتا ہے۔ اور اُن کا گھر فاسقوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔ وہ (فاسق) جو بدی کی طرف عمداً بھاگتے ہیں اور کائی پر راضی ہو جاتے ہیں اور آبِ رواں سے دور رہتے ہیں۔

اور اُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ دنیا سے بہت کم لیتے ہیں جبکہ دین سے بہت زیادہ حاصل
﴿۱۳﴾ کرتے ہیں۔ وہ دنیاوی نعمتوں سے اُسی قدر لیتے ہیں جتنا کہ چیونٹی اپنے منہ میں اُٹھاتی ہے مگر تقویٰ سے خوب حصہ لیتے ہیں۔ وہ اپنے نفسوں کو ایسا سیدھا کرتے ہیں جیسے کمان گر اپنے تیر کو سیدھا کرتا ہے۔ اور وہ اپنی تمام نفسانی خواہشات کی بیخ کنی کر دیتے ہیں۔ اور صرف ربّ کی رضا درخت کے مضبوط تنے کی طرح باقی رہ جاتی ہے اور اس پر وہ ثابت قدم رہتے ہیں۔ اور اُسے ہر راہ میں مقدم رکھتے ہیں۔ اور بیوقوفوں کے شور و شغب کی پرواہ نہیں کرتے۔

ولا يبالون أيّ الوَمْىٰ[231] هم
ويحسبون سوطهم كنَبْتِ
صيهوجٍ[232] ولا يخافون. و يعلمون
كل ما يعلمون من الْوَدِّ لا
من الكَدِّ، ويُسقَون من الغَيْب
فَيَصْأَمُونَ[233] ويقطعون غير الله
بسنانٍ هُذامٍ[234] ولِلّٰهِ يَرْصمون.[235]
وما كان لإبليس أن يَرْطمهم[236]
ويدرء ونه بأنوارهم فلا
ينقص الشيطان من قِربةٍ زأبوها[237]
ويخاف قسيّهم التي يُضَهِّبون.[238]
وما ترى فيهم هَذْرَبَةً[239] يابسةً
بل ترى روحًا ومعرفةً ، وحاربوا
أهواء النّفس ودشوا،[240] أولئك هم
قوم دُهاةٌ وأولئك هم المهتدون.
قعزوا[241] كلّ ما في إناء السلوك بما
خرّوا[242] أمام الحضرة كالصعلوك،

اور یہ بھی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ ہیں کون لوگ اور وہ اُن کے تازیانے کو نرم ٹہنی کی طرح سمجھتے ہیں اور خوف نہیں کھاتے۔ اور وہ جو علم بھی پاتے ہیں محبت کی وجہ سے پاتے ہیں نہ کہ مشقت سے۔ اور اُنہیں غیب سے پلایا جاتا ہے پس وہ جی بھر کے پیتے ہیں۔ اور وہ غیراللہ (تعلقات) کو تیز نیزے سے کاٹ دیتے ہیں اور وہ اللہ کی خاطر تنگ راہوں کو اختیار کرتے ہیں اور ابلیس کی یہ مجال نہیں کہ وہ انہیں ایسی مشکل میں ڈالے جس سے وہ نکل نہ سکیں۔ اور وہ اپنے انوار کے ذریعہ سے اُسے دُور ہٹاتے ہیں۔ پس جس بھرے ہوئے مشکیزہ کو وہ اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں شیطان اُس میں سے ذرہ بھر بھی کم نہیں کرسکتا۔ اور وہ (شیطان) اُن کی اُن کمانوں سے ڈرتا ہے جن کو وہ آگ دے کر مضبوط اور درست کرتے ہیں۔ اور تو اُن میں خشک بسیار گوئی نہیں پائے گا بلکہ تُو (اُن کے کلام میں) تروتازگی اور معرفت پائے گا۔ انہوں نے خواہشاتِ نفسانی سے جنگ کی اور خوب جنگ کی۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دانشمند ہیں اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ سلوک کے برتن میں جو کچھ ہو وہ غٹاغٹ پی جاتے ہیں کیونکہ وہ حضرت احدیّت کے حضور ایک فقیر کی طرح گرے ہوئے ہوتے ہیں

وبما كانوا كَضَعْرِسٍ[۲۴۳] ولا يَشْبَعون. آثروا الأمَزَّ[۲۴۴] والألذَّ،وَأخرج الله منهم أهواء غيره و اجتزَّ.[۲۴۵] و وفّقهم بزَجْلِ[۲۴۶] ما سِوَاهُ وحسن مشيهم إلى الله ليعلم كلّ قُمَيْثَلٍ[۲۴۷] أنّهم هم الصّادقون.

ومن خواصهم أنّهم يُطهَّرون من الغوائل البشريّة كما تُقرُءُ المرأة من حيضها، و يتوب الله إليهم فيُجذَبون. يخربون دار النفس بأيديهم وبأيدى الله ويرون الله بأعين روحهم ويُنزّهون من كل رِيبَةٍ وفي العلم يُكمّلون. ولهم مقام أُصقبُ[۲۴۸] من الملائكة عند الله بما خالفوا أنفسهم و إعْلَنْبَأوا[۲۴۹] بالُحِمْل و رَسخوا كَحِبطون. وَسَنَتْ نار محبّتهم وعدمت شباة نفوسهم و زادت ظُبَةُ سيوفهم فقطعوا كلّ حجاب وفنوا في قَتْوِ[۲۵۰]
الحضرة فلا يمضى هِنُوٌ من آوانهم إلّا وهم يعبدون. ۱۴

اوراس لئے کہ وہ (راہِ سلوک میں) حریص کی طرح ہوتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔ وہ افضل اور لذیذ تر کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان میں سے اپنے غیر کی خواہشات نکال ڈالتا اور قطع کر دیتا ہے۔ اور (اللہ) انہیں اپنے ماسوا کو پھینک دینے اور اللہ کی طرف خوبصورتی سے چلنے کی توفیق عطا فرماتا ہے تا کہ ہر بُری چال چلنے والا جان لے کہ وہی سچے ہیں۔

اور اُن کے خواص میں سے ایک یہ ہے کہ وہ بشری فسادوں سے ایسے پاک کر دیئے جاتے ہیں جس طرح عورت اپنے حیض سے پاک ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رجوع برحمت ہوتا ہے پس وہ (اُس کی طرف) کھنچے چلے جاتے ہیں۔ اور وہ نفس کے گھر کو اپنے اور اللہ کے ہاتھوں ویران کر دیتے ہیں اور وہ اللہ کو اپنی روح کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور وہ ہر ایک شک سے پاک کئے جاتے ہیں اور علم میں کامل کئے جاتے ہیں۔ اور اللہ کے ہاں ان کا مقام فرشتوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ انہوں نے اپنے نفسوں کی مخالفت کی اور بوجھ لے کر گراں ڈیل کی طرح جم کر کھڑے ہوئے۔ اور ان کی محبت کی آگ بھڑک اُٹھی اور ان کے نفسوں کا ڈنگ معدوم ہو گیا اور ان کی تلواروں کی دھار تیز ہو گئی پس انہوں نے ہر حجاب کو چاک کر دیا اور حضرت احدیت کی خدمت میں فنا ہو گئے۔ پس اُن کا کوئی وقت ایسا نہیں گزرتا کہ وہ عبادت نہ کر رہے ہوں۔

وختأ اللّٰـه قلوبهم عن غيره[۲۵۱] وشغفهم حُبًّا، فخذأت ذرّاتهم[۲۵۲] كلّها لربّهم وصار حُبُّ اللّٰه طعامهم الّذى يُطعَمُون[۲۵۳]. فجردبوا علٰى طعامهم لئلّا يتناوله غيرهم فإنّهم قومٌ يُغَارُوْن. يبكون لِحبّهم حذلًا[۲۵۴] و يَمضُّ[۲۵۵] قلبهم همّه وقد اضُجَحَرُّوا[۲۵۶] كالقربة من ذكره وله كلّ آنٍ يضجرون. حَمِيَتْ قلوبهم كرضف بِحُبِّ اللّٰهِ و زاد منها سهافهم[۲۵۷] ولهم مقام عند اللّٰه لا يعلمه الخلق و لذالک يزدرونهم و يُنَطِّفُوْنَ[۲۵۸].

اور اللہ تعالیٰ ان کے دل اپنے غیر سے روک دیتا ہے اور انہیں اپنی محبت کا فریفتہ بنا دیتا ہے، پس اُن کا ہر ذرّہ اپنے ربّ کے لئے جھک جاتا ہے اور اللہ کی محبت ان کی غذا بن جاتی ہے جو وہ کھلائے جاتے ہیں اور وہ (اس) غذا کو جلدی جلدی کھاتے ہیں تا کہ اُن کے علاوہ کوئی اور نہ لے لے کیونکہ وہ غیرت مند لوگ ہوتے ہیں۔ وہ اپنے محبوب کے لئے اتنا روتے ہیں کہ اُن کی پلکیں جھڑ جاتی ہیں اور اُس کا غم اُن کے دل کو جلا دیتا ہے اور وہ اُس کے ذکر سے مشکیزے کی طرح بھر جاتے ہیں اور وہ ہر وقت اس کے لئے بے قرار رہتے ہیں۔ محبتِ الٰہی کی وجہ سے ان کے دل گرم پتھر کی طرح تپ جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے ان کی پیاس بڑھ جاتی ہے۔ ان کا مرتبہ اللہ کے ہاں ایسا ہوتا ہے جسے مخلوق نہیں جانتی، یہی وجہ ہے کہ وہ ان کو حقارت سے دیکھتے ہیں اور ان پر گندے الزام لگاتے ہیں۔

ومن علاماتهم أنّهم لا يخافون تلاطُث[۲۵۹] الفتن ويقطعون بحار البلاء كمواخر ولا يأشبون الحقّ بالباطل ويعافون العَرَزب[۲۶۰] و يبتغون تقاة لا شِيَةَ فيها و يخلصون. لا يريدون لونا شاملا، ولهم أرض لا تفارق وابلها

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ فتنوں کے تلاطم سے نہیں ڈرتے بلکہ آزمائش کے سمندروں کو کشتیوں کی طرح چیر کر نکل جاتے ہیں۔ اور وہ حق کو باطل کے ساتھ نہیں ملاتے اور مشتبہ چیز سے کراہت کرتے ہیں اور وہ ایسا تقویٰ چاہتے ہیں جو بے داغ ہو اور (اُسی کے لئے) وہ خالص ہوتے ہیں۔ وہ کسی اور رنگ کا شامل ہونا پسند نہیں کرتے۔ اور ان کی زمین ایسی ہے جس پر لگا تار موسلا دھار بارش برستی رہتی ہے

ومنه يُخَضّرون. ولهم سمهری يقتل النَهُسَرَ.[٢٦١] وفطرتهم العالية يشابه النهابر[٢٦٢] وأتزّت[٢٦٣] قِدْرها بحُبٍّ ينضجون. ومن ضفن إليهم ولو كان الغُراهنُ[٢٦٤] المُتقل☆ بحُبّ الدنيا يلج في سمّ الخياط بيُمن قوم يتّقون. ومن كان من عبدة الطاغوت وحضرهم فإذا هو من الّذين لا يفسقون. ومن كان متكبّرًا شيطانا ووافاهم إيمانًا فيُرغم أنفه لأمر الله ويكون من الذين يتّقون.[٢٦٥] فلا تَهَكَّر أيُّها السّامع ولهم شأن أرفع من ذالک وكيف أبيّنه وإنّكم لا تفهمون. قوم باكون تهمر دموعهم أكثر من ماء تشربون.

ومن علاماتهم أنّهم ينقحون أصل الصلاح من كُدُس[٢٦٦] الأعمال و يتركون فضلة العرمة[٢٦٧] لأهل الضلال، يأخذون قُحًّا[٢٦٨]

اوراس سے وہ سرسبز وشاداب ہو جاتے ہیں اوران کے پاس ایسا نیزہ ہے جو بھیڑیے کو قتل کر دیتا ہے۔اوران کی فطرت عالیہ بلند ٹیلوں کی طرح ہوتی ہے اوران کی (فطرت کی) ہنڈیا محبتِ (الٰہی) سے جوش مارتی ہے (اور) وہ پک جاتے ہیں۔جو اُن کے پاس آ بیٹھے خواہ وہ دنیا کی محبت سے لدا ہوا بھاری بھرکم ہی کیوں نہ ہو، تب بھی وہ اِس متقی قوم کی برکت سے سوئی کے ناکے سے گزر جائے گا۔اور جو طاغوت کے پرستاروں میں سے ہو اگر وہ ان کے پاس حاضر ہو تو وہ ان لوگوں میں سے ہو جائے گا جو فسق نہیں کرتے اور جو متکبر شیطان ہو اور مومن ہو کر ان سے وفا کرے تو وہ اپنی ناک اللہ کے امر کے آگے خاک آلود کر دے گا اور اُن لوگوں میں سے ہو جائے گا جو متقی ہیں۔اے سننے والے تو تعجب نہ کر، اُن کی شان تو اِس سے بھی بلند تر ہے اور مَیں اُسے کیسے بیان کروں جبکہ تم سمجھ نہیں سکتے۔وہ ایسی گریہ وزاری کرنے والی قوم ہے جس کے آنسو اُس پانی سے بھی زیادہ بہتے ہیں جو تم پیتے ہو۔

اور اُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اعمال کے گاہے ہوئے ڈھیر سے اصل درست اعمال کو علیحدہ کرتے ہیں۔اور اُس کا بچا ہوا بھوسا گمراہوں کے لئے چھوڑتے ہیں۔وہ خالص چیز لے لیتے ہیں

☆ ''المتقل'' سہوِ کتابت معلوم ہوتا ہے، درست لفظ ''المثقل'' ہے۔(ناشر)

ولا يتّبعون شُحًّا وعن الحق
يفحصون. و ينعصون[٢٦٩] كلّ شيء
حتّى يظهر ما تحته ويبضّ
أمام أعينهم ما يطلبون.
ولا يُنكرون أمرًا ينكره الجهلاء
بل يحقّقون. ولا يعيشون
كالصعافقة[٢٧٠] بل يجمعون
خير سوق الآخرة ولا يغفلون.
وتسمع[٢٧١] ضجر قلوبهم كغفقيق
القدر وبتلك العصا يمتأون
إبليس، ويجتنبون كُلَّ تَغَبٍ[٢٧٢] لِحِبٍّ
يؤثرون. كسروا طواحن ثعبانٍ
أغوى آدم ومَسَنُوهُ[٢٧٣] بسوطٍ أكلم
فما كان له أن يَدره عليهم وفرّ
من قوم يرجمون. وصالوا عليه
كضرغم وأوْذَمُوا[٢٧٤] على أنفسهم
أنهم يجيحون أصله ويُنجون
النّاس من شرّه ويُخلّصون.

اورحرص کے پیچھے نہیں پڑتے اور وہ حق کی جستجو
میں لگے رہتے ہیں اور ہر چیز کو وہ اس وقت تک حرکت ﴿١٥﴾
دیتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ جو اس کے نیچے ہے
ظاہر نہ ہو جائے اور ان کی آنکھوں کے سامنے بہنے لگ
جائے جو وہ تلاش کرتے ہیں۔ وہ اس کا انکار نہیں
کرتے جس کا جاہل انکار کریں بلکہ پوری تحقیق
کرتے ہیں۔ اور وہ تنگدست کمینوں کی مانند زندگی
نہیں گزارتے بلکہ آخرت کے بازار کی بہترین چیزیں
جمع کرتے ہیں اور غفلت نہیں کرتے۔ تو اُن کے دل
کی بیقراری کی آواز اُبلتی ہوئی ہنڈیا کی سی سُنے گا۔
اور اسی لاٹھی سے وہ ابلیس کو مارتے ہیں۔ اور وہ ایسے
محبوب کی خاطر جسے وہ (ہر شے پر) ترجیح دیتے
ہیں ہر فساد سے اجتناب کرتے ہیں۔ انہوں نے اُس
سانپ کی کچلیاں توڑ دیں جس نے آدم کو بہکایا تھا اور
انہوں نے اُس (سانپ) کو زخمی کرنے والے کوڑے
سے مارا پس اُس کے لئے ممکن نہ رہا کہ وہ اُن پر
حملہ کرتا بلکہ وہ سنگساری کرنے والی قوم سے بھاگ
گیا اور انہوں نے اس پر شیر کی طرح حملہ کیا اور
انہوں نے اپنے نفسوں پر واجب کر لیا کہ اس کی
جڑ اکھیڑ کر پھینک دیں گے اور لوگوں کو اُس کے شر سے
نجات دیں گے اور (اُس سے) چھٹکارا دلائیں گے۔

یسـمـطـونـه کـمـا یُسْمَطُ الـحـمـلُ لیُرٰی عـریانًا وبالأسنّة یطعنون.(۲۷۵) وخـنـعـت أعـنـاقهـم لـربّهـم ولـه یُسـلـمون. هم قوم سـکـرت عین الـخـلـق منهـم وأعجبوا الملائکة بفعل یفعلون. وضـعـوا لُـحُـومَهـم فی فـاتـور الحضرة. فأَرَمَ اللّٰه ما علی المائدة، وأُکـلـوا بـأنـامـل المحبّة وفنوا لِحِبٍّ یتخیّرون.

تـمّـت

الـمـؤلـف

میرزا غلام احمد قادیانی

مورخه ۱۴/ دسمبر سنة ۱۹۰۳ء

—☆—

وہ اُس کے بال اس طرح اُتارتے ہیں جس طرح بھیڑ کے بچے سے بال اُتارے جاتے ہیں تا کہ وہ ننگ دھڑ نگ نظر آئے۔ اور وہ نیزوں سے اُسے زخمی کرتے ہیں۔ اور اُن کی گردنیں اپنے رب کے لئے جھک جاتی ہیں اور اُسی کے لئے وہ فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی وجہ سے مخلوق کی آنکھ حیرت زدہ ہے اور انہوں نے اپنے افعال سے فرشتوں کو بھی تعجب میں ڈال دیا ہے۔ انہوں نے اپنے گوشت حضرت احدیّت کے طشت میں رکھ دیئے ہیں۔ پس اللہ نے جو کچھ دستر خوان پر تھا نوش فرمالیا۔ اور وہ محبت کے پوروں سے نوش کئے گئے اور جس محبوب کو انہوں نے اختیار کیا تھا وہ اُسی کے لئے فنا ہو گئے۔

تـمّـت

مؤلف

میرزا غلام احمد قادیانی

مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۰۳ء

—☆—

حَلِّ لُغات

سيرة الابدال

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

١	ارتثأ	ارتثأ عليهم امرهم:اختلط
٢	تزأزأ	هاب وفرق
٣	جهبلة	قبيحة دميمة
٤	جرشبت	بلغت الاربعين اوخمسين
٥	تبعلت	اطاعت بعلها
٦	روس	مشى متبخترا
٧	دقش	النقش
٨	سجّل	سَجَّل الكتاب:قرأه قِراءَةً مُتّصلة(المنجد)
٩	صِلال	مواقع المطرفيها نبات فالْإبل تتبعها وترعاها(لسان)
١٠	ممكل	الغدير قليل الماء
١١	شزنا	الغليظ من الارض
١٢	ظاب	الظَّأْبُ: الزّجلُ.والظَّأْبُ والظَّأمُ،مَهْمُوزَان: السِّلفُ. تقول:هُو ظَأْبُه وظَأْمُه:وقد ظَاءَ به و ظَاءَمَه،وتَظاءَ با، وتَظاءَ ما إذا تَزَوَّجْتَ أَنت امرأة،وتَزَوَّجَ هُو أُختها.اللِّحْيانيُّ.ظاء بنى فلان مُظاءَ بةً.وظاءَ منى إذا تزَوَّجْتَ أَنت امرأَة وتزَوَّج هو أُختها.وفلان ظَأْب فلان أى سلْفه،وجَمْعُهُ أَظْؤُب
١٣	طِرْف	إذا كان كرِيمَ الأصلِ رائعَ الخَلقِ مُسْتَعِدًّا للجَرى والعَدْوِ فهو عَتِيق وجواد.فإذا اسْتوفى أَقْسام الكَرَم وحُسْنَ المَنْظَرِ والمَخبَر فهو طِرْف وعُنْجُوج ولُهْمُومٌ.فإذا لمْ يكُنْ فيهِ عِرْقٌ هَجِين فهو مُعْرِبٌ

۱۴	أمت	أمـت الشيءَ يأمته أُمْتًاوَأَمَّتَهُ:قَدَّرهُ وحزرَه.ويقال: كم أَمْتُ مابينك وبين الكُوفة؟أى قدْرُ.وأَمَتُّ القوم آمِتهم أمْتًا إذا حزرْتَهم. وأَمَتُّ الماءَ أَمْتًا إذا قدَّرتَ ما بينك وبينه
۱۵	لجب	اللَّجَبُ:الـصَّوت والصّياح والجَلَبة،تقول: لَجِبَ، بالْكَسرِ. واللَّجَبُ: ارتفاعُ الأصوات واخْتِلاطُها
۱۶	مشعشع	ممزوج
۱۷	ثغبان	الثَّغَبُ ج ثغبـان: الـغَـديـرُ يـكـون فى ظلِّ جَبَل لا تصِيبُـه الشَّمْسُ،فيَبْرُد ماؤُه
۱۸	تأجَّلَ	تأَجَّل القوم:تجمّعوا
۱۹	يبغسلون	بَغْسَلَ الرجلُ إذا أكثر الجماع(يبغسلون:يكثرون الجماع)
۲۰	حسكل	الحسكل:الرّدىء من كلّ شيء
۲۱	نَزِفَتْ	نَزَف.نَزَفْتُ ماءَ الْبِئرِ نَزْفًا إذا نَزَحْتَهُ كُلَّهُ
۲۲	اِزْمَهلَّت	ازْمَهَلَّ المطرُ إذا وَقع، وازْمَهَلَّ الثلجُ إذا سَالَ بَعْدَ ذوبانه
۲۳	جدب	الجَدْبُ:المَحْل نَقِيض الخِصْبِ
۲۴	جَعَنْدَل	جعدل: الجعدل البعير الضَّخم.(لسان) الـجعدل كجعفر والجعندل والجنعدل كسفرجل بزيادة النون فيهما:الصلب الشديد (اقرب بحوالہ قاموس)
۲۵	لايأْتَبِلُ	لايَثْبُتُ على الابل إذا رَكِبَها
۲۶	يجايئون	جايأني:قَابَلَنِي وَ مَرَّ بِي
۲۷	يحشأون	حشأَهُ بسَهْمٍ:رماهُ فأصاب بِهِ جَوْفه
۲۸	الشؤبوب	دفعة من المطر وغيره

۲۹	وظوب	تعاهد علی الشی ء ولزومه
۳۰	الأفکل	الرِّعْدة من بَرْد أَو خَوفٍ
۳۱	یألّون	أَلَّ فی دعائه:رفع صوته بالدعاء.تضرّع
۳۲	یدثّنون	دثن الطائر:طار واسرع السقوط او الوقوع
۳۳	یرطنون	رطن: تکلّم بالعجمیة
۳۴	لایبرقلون	برقل:کذب(لایبرقلون:لایکذبون)
۳۵	یبزِّلون	بَزَلَ الشئ وبَزَّل: شقه
۳۶	عمود	عمید القوم وعمودهم:سیّدهم
۳۷	رصین	ثابت محکم
۳۸	الزحنة	القافلة بثقلها وتباعها
۳۹	قَیل	هو دون ملک الاعلی
۴۰	حطل	الذئب
۴۱	التحوت	الارازل
۴۲	أضبُّوا	أضبَّ علی الامر:احتوی علیه.وأضبّ القوم:نهضوا فی الامر جمیعًا.(المنجد)
۴۳	ادجَوْجَن	صار دُجًی.(القترة.السواد)
۴۴	المُدْرِن	الیابسة.یابس
۴۵	أُرُدُنٌّ	نعسة أردن.أی شدیدة
۴۶	إهان	أَهَن.اَلْإِهَان ککتاب:عُرجونَ التَّمرَةِ.(اقرب)
۴۷	أحثلت	حَثِلَ.حَثَلًا(عُظم بطنُه) أحثلت الأمّ ولدها.أساء ت غذاءهٗ
۴۸	مَاطَلَ	مطل.المَطْلُ:التسویف والمُدافعة بِالعِدة والدَّینِ... وفی الحدیث:مَطْلُ الغنِیِّ ظُلْمٌ.(لسان)

٤٩	يرغون	رغن و أرغن اليه:أصغى.أَطاعه أرغن الى السلم. يرغون: يستسلمون
٥٠	الباهل	الذى لاسلاح له.الرَّاعى يمشى بلاعصا المتردد بلا عمل.حلّ صرارها وترك ولدها يرضعها
٥١	أوشاب	وشب ج أوشاب.الأوشاب من الناس:أوباش النّاس
٥٢	الرَّهدون	الكذّاب
٥٣	بهصل	اذاجاء الرجل عريانًا
٥٤	غيذان	الذى يظنّ فيصيبُ. (صائب الرائے)
٥٥	يزكنون	زكن الامر: فَطِنَ له. تفرّسه. يزكنون:يتفرسون
٥٦	الهَصُور	هصره:جذبه و أماله ـ اَلْهَصُور:الأسد لأنّه يهصر فريسته
٥٧	يتمسكنون	تذلَّلون و تخضّعُوْنَ.تمسكن لربه.تضرّع اذا خضع لِلّٰه
٥٨	يُرقِلون	أرقل:أسرع.يرقلون: يُسرعون
٥٩	مُرْمغلّة	المبتّل وهوأيضًا السَّائل المتتابع
٦٠	المخاتلة	خاتل اى مشى قليلًا قليلًا لئلَّا يحسّ الصيدُ. (دبے پاؤں چلنا)
٦١	يَخْتعل	أى يُبطئ فى مَشْيِه
٦٢	يُخَرْذَلُوْن	خرذل اللحم قطّعه وفرّقه. يُخَرْذَلُوْن: يُقَطَّعُوْنَ و يُفَرّقُوْن
٦٣	خرقاء ذات نيقةٍ	(ضرب المثل)يضرب للجاهل الذى يدّعى المعرفة
٦٤	يَتَنَوَّقُون	يَتَجوَّدون ويبالغون. (سنوار سنوار کے ادا کرنا)
٦٥	نبات خَضِل	عيش خضل.ناعم طيّب

٦٦	اَلْاَثرمان	اَللَّیل وَالنَّهار
٦٧	خَطِلٌ	احمق. الخفّة
٦٨	یَخْفِلون	یهربون. (الخافل: الهارب)
٦٩	أمّ خنثل	الضّبع. لاسترخاء بطنها
٧٠	بَبٌّ	البَبُّ: الشَّاب المُمتلئُ البدن نعمة وشبابا
٧١	عبقری	السیّد الذی لیس فوقه شئ. کلّ ما یُتعجّبُ من کماله وقوّته وحذقه
٧٢	یُخَنْشِلُون	خَنْشَلَ الرجل: اضطرب من الکبر. المسنّ القویّ یُخَنْشِلُون: یضطربون من الکبر
٧٣	دؤلولِ	الدّاهیة من دواهی الدهر الشدیدة
٧٤	خئولة	النسبة الی الخال
٧٥	دبلتهم	أصابتهم
٧٦	دُبَیْلَةٌ	الدُّبَیْلَةُ: الدَّاهیة
٧٧	یَنزِحُون	نزح: بَعُد۔ قلّ ماؤها کثیرًا ونفد
٧٨	دَحْلَةٌ	الدَّحْلَةُ: البِئرُ
٧٩	ربابیل	اَلاسَدُ
٨٠	غَتْمِ	الغتم: شدّة الحرّ یکاد یأخذ بالنفس
٨١	احمق من رجلة	الرِّجْلَةُ: ضرب من الحَمْضِ، وقوم یُسَمُّون البَقْلَة الحَمقاء الرِّجْلَةُ.... قال ابوحنیفة، ومن کلامهم "هو أحمق من رِجلة، یعنون هٰذه البقلة، وذالک لأنها تنبت علٰی طُرُق الناس فتُداس، وفی المَسَایل فیقلعها ماء السیل. (لسان)

٨٢	حتى يرتهشوا	اَلْاِرْتِهَاشُ:اَن تضطرب رَواهِشُ الدَّآبة فيعقر بعضها بعضًا .....وفى حديث عُبادة وجراثيم العرب ترتهشُ أى تضطرب فى الفتنَةِ. اِرْتَهَش الناس اِذا وقعت فيهم الحَربُ.(لسان)
٨٣	يُزْغِلُ	يزغل الطائر فَرْخَه:زَقَّه.(اطعمه بمنقاره)
٨٤	يَرْصُفُ	يضمّ بعضها الى بعضٍ:لايرصف بک. لا يليق
٨٥	يَنْعِقون	يصيحون بها ويزجرونها
٨٦	سَبَحْلَلٍ	كسفرجل قال سبحان اللّٰه.ضبٌّ سبحلل.ضخم من الضبِّ البعير.ولد الاسد
٨٧	تَتَساتَلُ	تسل القوم:خرجوا متتابعينِ واحدًا أثر واحد
٨٨	يُحيعلُون	حيّ على الفلاح أو الى أىّ شى ءٍ
٨٩	أزفلة	الجماعة من الناس وغيرهم
٩٠	دائق	الهالک حمُقًا
٩١	ذُحِقَ	انسلق:انقشر من داءٍ يُصيبه
٩٢	يَصلقون	يرفعون صوتهم عند المصيبة.
٩٣	حسيس	الصّوتُ الخفيّ.
٩٤	صهصلق	الصوت الشديد.
٩٥	صِيُقَتهم	الصِيُقة:الغُبَار الحائل فى الهواء.
٩٦	الحُكْل	مالا يسمع له صوت يقال تكلّم كلام الحُكل اى كلامًا لا يُفهم
٩٧	حُسَاسٍ	الشئوم.النكد.سوء الخُلُق
٩٨	يَلْعَصون	يَنْهمون فى أكل وشرب أى يشرهون ويحرصون و يُفرطون الشهوة فيه

۹۹	طَهُق	أسرع فی مشیه. اسراع فی مشیه
۱۰۰	اَزْلٍ	وقع فی ضیق وشدّة وجدْب
۱۰۱	زهدن	رجل لئیم
۱۰۲	زِوَان	حَبٌّ یخالط البُرّ. (الدوسر)
۱۰۳	ماخِضٍ	المَخاض: وجع الولادة وهو الطلق........وامرأةٌ مَاخِضٍ إِذا دنا وِلادها وقد أَخذَهَا الطَّلقُ (لسان)
۱۰٤	رُؤنة	کشف اللّه عنک رؤنة هذا الامر أی شدّته و غُمَّتُهٗ
۱۰۵	یزحن	یُبْطی. یُبْعِدُ
۱۰٦	المساحنة	ساحن: لاقاه. الملاقاة: أحسن مخالطته
۱۰۷	الزّیر	الذی یُحبّ محادثة النسآء بغیر الشرّ العادة
۱۰۸	سَادن	خادم الکعبة او بیت صنمٍ. کان بوّابا او حاجبًا
۱۰۹	حُنتألٌ	بدٌّ. ماأجد منه
۱۱۰	دَمَالٌ	ماوَطِئَتْه الدّواب البعر والتّراب۔ ما رمی به البحر من خشارة
۱۱۱	جِزَالٌ	صِرامُ النَّخْلِ وجزّه
۱۱۲	جِعَالٌ	خِرقَةٌ تنزَّلُ بها القِدْر
۱۱۳	خبالٌ	الفساد. الهلاک. السم القاتل
۱۱٤	اِرقالٌ	اِسراعٌ
۱۱۵	اِرْمِعْلالٌ	اِرمعَلّ واِرْمغَلّ الرجل: شَهِقَ
۱۱٦	الزِّبالُ	ماتحمل النملة اَوِ البعوضة بفمها
۱۱۷	اِزْعالٌ	أَزْعَلَ: نَشَّطَهٗ. أَزْعَجَهٗ

۱۱۸	سِخَالٌ	صِغَارُ الطَّير .اَلضَّعيف
۱۱۹	ضَهْلٌ	الماء القليل
۱۲۰	اَلْمُفَسِّلَةُ	المرأة التى اذا اريد زوجها قالت أنها حائض لتردّ. ومنه الحديث لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم السوفة والمفسّلة
۱۲۱	قِحَلٌ	قحل الشيخ:اى يبس جِلْدُهٗ علٰى عظمه واَسنّ جدًّا
۱۲۲	اَوْنٌ	المشى على مَهْلٍ
۱۲۳	اِقْذِعْلَال	اِقْذَعَلَّ:عسُر
۱۲۴	قُرْزُلًا	القُرزُلُ:اللّئيم.(لسان)
۱۲۵	قُعالًا	نَور العنب او الشجر
۱۲۶	قصّالًا	قطّاعًا
۱۲۷	امصالًا	أمصلت المرأةُ:ألْقَتْ ولدها قبل الأوان اذا يكون مُضْغَة
۱۲۸	مُمْغِلًا	الامْغال.وجع يصيب الشاة فى بطنها فكُلّما حملت ولدًا القَتهُ
۱۲۹	طَمْـلًا	طَمَلَ الدَّمُ السّهْم وغيره:لطّخهٗ
۱۳۰	عُلْهِد	عَلهدتُ الصبىَّ:اَحسَنْتُ غذاء ها
۱۳۱	اَلْعَنْكَدُ	ضربٌ من سماك البحرى
۱۳۲	أَلَثَّ	أَلَثَّ بالمطر:دام أيّامًا
۱۳۳	الهنابث	الدواهى.وَقَعَتْ بين الناس هَنابِث وهى أُمُورٌ وَهَنَاتٌ
۱۳۴	يازج	أزج:أَسْرَعَ فى مَشْيِهٖ
۱۳۵	بُلجة	أوّلُ ظهورِالفَجْرِ
۱۳۶	تبوّج	باج البرقُ: لَمَعَ.أَعْيا
۱۳۷	الحَشْرَجَة	غرغرعند الموت وتردّد نفسه

۱۳۸	مُنحضَجَة	اِنُحَضَجَ الرجل: التهب غیظًا
۱۳۹	حَلَجَ	حَلَجَ الدِّیُکُ: فَشَر جَناحَیْهِ و مَشَی اِلٰی اُنْثاہ للسِّفادِ
۱۴۰	یَسْفِدُ	سَفَدَ الذکر انثاہ وسفد علیها: جامعها
۱۴۱	رهّدوا	رهّد: أَتَی بِحَماقَةٍ عَظِیْمةٍ
۱۴۲	حُمُلِجَ	حملج الحبل: فتلهٗ شدیدًا
۱۴۳	تکرّجَ	تَکَرَّجَ الخُبزُ: فَسَدَ وعَلَته الخُضْرَة
۱۴۴	الجِنبِجُ	البخیل
۱۴۵	حَنَادِج	رملةطیّبةٌ تنبت ألوانًا مّن النبات
۱۴۶	حُرّة	رَمْلَةٌ حُرَّةٌ: طیّبة النبات
۱۴۷	ثوهد	ثهد. الثَّوهَدُ والفوهَدُ: الغلام السمین التام الخلق...... غلام ثَوهَدٌ: تام الخلق جسیم. (لسان)
۱۴۸	فُقِّحُوْا	فقح الجرو: فتح عینیه
۱۴۹	الشُّحْدود	سیئُ الخلق
۱۵۰	یکرمحون	کرمح: الکرمحة والکرتحة: عَدْوٌدون الکَرْدَمَةِ. قال ابوعمرو: کَرْمَحْنَا فی آثارِ القَوم: عَدَوْنا عَدْوَ المتثاقل (لسان)
۱۵۱	خُرّدَ	اللؤلؤة قبل ثقبها. ابن الاعرابی: لؤلؤة خرید لم تثقب (لسان)
۱۵۲	سِمَّغْدٌ	الاحمق. المتکبر
۱۵۳	عُبرِّد	غصن عُبَرِّدٌ: مهتز ناعم لیّن
۱۵۴	یهردون	هرد (ض) مزّقه وخرّقه
۱۵۵	یکمدون	کمد: تغیّر لونه. مرض قلبه من الکمد
۱۵۶	یُطّمَل	اِطَّمَلَ ما فی الحوض: اَخرج فلم یترک فیه قطرة

۱۵۷	حنضج	طین لازق اسفل الحوض.الرجل الرخوالذی لاخیر فیه
۱۵۸	مَوَامی	الموماة ج موامی:المفازة الواسعة او الفلاة التی لا ماء فیها
۱۵۹	تزمج	زمج(ن)القربة:ملأها
۱۶۰	أُرُخ	الأرخ:ولدالبقرة الصغیر
۱۶۱	سَرَعْرَعٍ	الدقیق الطویل
۱۶۲	غَذِیذٌ	غُصنٌ سَرَعْرَع وغِزْیَدٌ وَخُرْعُوبٌ:ناعِمٌ(لسان)
۱۶۳	اَمَجًا	حرّ و عَطِشٌ
۱۶۴	جَلْمَدة	اَلْجَلْمَدة:اَلْبَقَرَةُ
۱۶۵	یرضدون	ینضدون
۱۶۶	صِلْغَدٍ	اَلصِّلْغَدُ مِن الرِّجال اللَّئیم.....اَلْاَحمقُ المضطرب(لسان)
۱۶۷	المَلّةُ	الجمر.الرّماد الحارّ
۱۶۸	قحّاد	الفرد الذی لا أخ له ولا ولد
۱۶۹	مِبْکار	أرض مبکار:سریعة المنبات
۱۷۰	رَعْلٌ	رعل(ف)وسّع شقَّه.طعنه شدیدًا
۱۷۱	المفرنسة	حسن تدبیر المرأة بیتها.امرأة مفرنسة أیضًا أی قویّة علی الأمور
۱۷۲	باهشین	بَهَشَ(ف)اقبل علیه مسرورًا. بَهَش بیده اِلیه:مدّ ها لیتناوله
۱۷۳	فشوش	ناقة فشوش:منتشرة الشخب أی یتشعّب اِحلیلها مثل شعاع الشمس
۱۷۴	یموص	ماص(ن)الشئ:دلکه بیده.ماص الثوب:غَسله.ماص أسنانه:یشوصها
۱۷۵	تُهْبَرُ	هَبَر(ن)هَبَرَ اللَّحمَ: قطعه قِطَعًا کبارًا

١٧٦	هَبْرَةٌ	اللّحم اَوْ بضع لحم لا عَظْمَ فيها
١٧٧	يؤبش	اَبشهٗ وَ اَبَشَّهٗ: جَمَعَه
١٧٨	مستهترين	هتر(ض)مزّقه. استهتر فلان: اِتبع فلا يبالى بما يفعل لم يعقل من الكبر. المستهتر: الذى كثرت اباطيله
١٧٩	تهارّ	هارّ: نبح
١٨٠	هُزَيْرَة	الكسل التام
١٨١	وَضَر	وَضَرَ كان وسخًا. اتّسخ بالدم. أثر الطعام فى القصعة
١٨٢	ذائبين	ذأَبَ(ف)الرجلُ. صات شديدًا. خوّفه ذئِبَ. (س)صار كالذئب، دهاءً اَوخباثة
١٨٣	ضَبُسٌ	ضَبِس (س)خَبُث. الضَبُس: البُخل. الاحمق. ضعيف البدن. صاحب الشرّ
١٨٤	اَشْوَش	شوس (ف)(س)نَظَر بمؤخرعينه تكبّرًا وتغيّظًا الأشوس: الرافع رأسه تكبّرًا
١٨٥	كشيش	كش الزند: سمع له صوت خوار عند خروج ناره. الكشيش: صوت غليان الشراب
١٨٦	اَلْجَرْبَزَة	جَرْبَزَالرَّجُلُ: ذهب أو انقبض ـ والْجُرْبُزُ: اَلْخِبُّ من الرجال، وهو دَخِيلٌ
١٨٧	مآقط	المضيق فى الحرب
١٨٨	خوتع	ختع (ف)الدليل بالقوم: سار بهم تحت الظلمة على القصد. خوتع. رجل خوتع: حاذق بالدلالة ماهر بها
١٨٩	إعتان	صار له عينًا. اِعتان الشيءَ: أخذ خياره واشتراه بثمن مؤجل

۱۹۰	ابن مخاض	مادخل فی السنة الثانیة (من الابل) لِاَنَّ اُمّه لحقت بالمخاض أی الحوامل
۱۹۱	یفهضون	(ف)فهض الشیءَ: کسّره وشدخه
۱۹۲	بلتعانی	الحاذق
۱۹۳	یذعذعون	ذَعْذَعَ الشیءَ: بدّده وفرّقه
۱۹۴	زمیع	الزمیع: الشجاع الماضی العزیمة. الجیّد الرأی
۱۹۵	سُفعة	سفِع: کان لونه اسود مشربًا بِحُمْرة. سَفَعة: السَّواد أُشْرِب حُمْرةً
۱۹۶	قَرُثعٌ	الذی یدنّی ولا یبالی ماکسب
۱۹۷	قنذَع	الدیّوث
۱۹۸	ظربغانة	الحیّة
۱۹۹	الرغرغة	ان تشرب الماء الابل کل یوم
۲۰۰	ازف	اقترب
۲۰۱	اوفاضٍ	هو الذی یقرع علیه اللحم، یقال لقیته علی اوفاض علی عجلة
۲۰۲	صلغ	صلغ من البقر والغنم الذی کمّل وانتهٰی سنه. صلغت الشاة والبقرة تصلغ صلوغًا وسلغتُ وهی صالغ بغیرها. تمت اسنانها، وهی تصلغ بالخامس والسادس
۲۰۳	عین البقرة	العنب الاسود
۲۰۴	عَلْهَضُوا	علهض رأس القارورة: عالج صمامها لتستخرجها
۲۰۵	القارورة	الزجاجة
۲۰۶	قضّ	قَضَّ علیهم الخیلَ: ارسلها ونشرها

۲۰۷	نَضْنَضة	نَضْنَضَ لسانه:حرّكه.اَقْلَقه.نَضْنَضَةٌ:تَحَكُّکُ جلدها بعضه ببعض.تحریک الحيّة لسانها
۲۰۸	نَاضَ	نَاض(ن)البرقُ:تلألأ
۲۰۹	تَرِضُ	ورّضَتِ الدّجاجةُ أی رخمت علی البیض
۲۱۰	جَلَطَ	جَلَط (ض):حلف و کذب
۲۱۱	جَلْمَطَ	جَلْمَطَ الرأس:حلق شعره
۲۱۲	جلعةٍ	جلعت المرأة ع جلوعًا: کانت قلیلة الحیاء (اقرب)
۲۱۳	سَلْفَعَة	السَّلفعة:الصَّخابة البذیئة السیئة الخُلق (اقرب)
۲۱۴	تتزلّعُ	تزلّعت یده:ای تشقّقت
۲۱۵	عماهج	سهل المساغ
۲۱۶	یَحْکأُ	حکأ(ف)العقدةَ:شدّها.أحکمها
۲۱۷	منیحة	مَنَحَ النَّاقة و کُلّ ذات لَبَنٍ:جعل لـه وبرها و لبنها وولدها فهی المنحة والمنیحة
۲۱۸	طَخش	طَخِشتِ العین: اظلمت
۲۱۹	تَفَجّس	تکبّر
۲۲۰	تبعّلَ	تبعّلت المرأة: أطاعت بَعْلها
۲۲۱	تافِهٌ	تَفِه(س)الرّجلُ: کان قلیل العقل
۲۲۲	دافه	الدافه:الغریب.قال الازهری کأنه بمعنی الداهف والهارف
۲۲۳	یُزَقْفِلُون	زقْفَل:أسرع. یُزَقْفِلُون أی یُسْرِعُون
۲۲۴	غلفق	الخُضرة علی رأس الماء .(کائی)
۲۲۵	یدغفون	دَغَف(ف)الشیءَ:أخذه اخذًا کثیرًا

۲۲۶	زِبَالٌ	ماتحمِلُ النملة بفمها
۲۲۷	یجترفون	اجترف الشیء:ذھب به کلّه ومعظمه
۲۲۸	مُقَمْجِرٌ	القوّاس وأصله بالفارسیة. کمانگر
۲۲۹	جُذْمور	أصل الشیء.قطعه من أصل السعفة تبقی فی الجذع اذا قطعت
۲۳۰	زَمْجَرَة	الصوت.خصّ بعضهم به الصوت من الجوف.یقال للرجل اذا أکثر الصخب والصیاح والزجر
۲۳۱	اَلْوَمٰی	ماأدری أیّ الومٰی ھو،أی أی الناس ھو
۲۳۲	صَیْھُوج	نبتٌ صیھوج اذا مَلُسَ أی مُمَکّس
۲۳۳	یصئمون	صئِم: اکثر من شرب الماء. امتلأ وروی
۲۳۴	ھذام	السیف القاطع.سنان ھذام:حدید
۲۳۵	یرصمون	الدخول فی شعب ضیُق.یرصمون ای یدخلون فی شعب ضیُقٍ
۲۳۶	یرطم	رَطمه:أوقعه فی امر یتعسّر الخروج منه
۲۳۷	زأب	زأب (ن)شرب شربا شدیدًا.زأب القربة:حملها ثمّ أقبل بها سریعًا
۲۳۸	یُضَھّبون	ضھّب القوس:عرضھا علی النّار کی تلین للتثقیف أی قوّمه وسوّاہ
۲۳۹	ھذربة	کثرة الکلام فی سرعة
۲۴۰	دشوا	دش:اذا غاص فی الحرب
۲۴۱	قَعَزُوا	قعز: شرب ما فی الاناء عبّا
۲۴۲	الصعلوک	الفقیر الذی لا مال له
۲۴۳	ضَغْرس	النھم الحریص

۲۴۴	اَمزّ	فاضل
۲۴۵	اِجْتَزَّ	اِجْتَزَّه: قطعه
۲۴۶	زَجْلٌ	الرّمی بالشئ
۲۴۷	قُمَيثل	القبيح المشية
۲۴۸	اَصقب	قرّب
۲۴۹	اِعْلَنْبَأُوا	اَلْإِعْلِنْباءُ: أن يُشرف الرجل، ويُشخص نفسَه كما يفعل عندالخصومة والشَّتْم
۲۵۰	قتو	قتا۔ قَتْوًا وَقَتًا وقُتًى وقِتًى ومَقْتًى الملوك: أَحْسن الخِدْمَة لهم
۲۵۱	خَتَأ	خَتَأ عن الامر: كفّه
۲۵۲	خَذءَتْ	خذأ: خضع وانقاد
۲۵۳	جردبوا	جردب: أكل بيمينه ومنع بشماله على الطعام. وضع يده عليه يكون بين يديه على خوان لئلّا يتناوله غيره
۲۵۴	حذُلًا	حذِل (س) العين: سقط هدبها. طول البكاء ولا تجفّ الحذَل. سقوط هدب العين
۲۵۵	يمضّ	مضّ (ن) الشيء فلانًا: بلغ من قلبه الحزن به ان احرقه شقّ عليه
۲۵۶	اضْجَحرّوا	اضجحرّ السقاء: اذا امتلأ
۲۵۷	سهافهم	سَهَفَ (ف) الفتيلُ: اضطرب فی نزعه (س) هلک. عطش عطشا شديدا
۲۵۸	يُنطّفون	نطّف: قذفه بفجور او لطّخه بعيب
۲۵۹	تلاطث	تلاطث الموج: تلاطم
۲۶۰	العرزب	المختلط الشديد

۲۶۱	النَهسَر	الذئب. والحريص الاكول لِلّحم
۲۶۲	النّهابر	ماشرف من الارض
۲۶۳	أتزّت	أتزّت القدر: اشتدّ غليانها
۲۶۴	العُراهِن	الضخم من الابِل. بعير عظيم
۲۶۵	تَهَكَّر	تعجّب وتحيّر
۲۶۶	كُدس	الكثير المتراكب الذى لايزايل بعضه بعضاو منه كدس الطعام
۲۶۷	العُرمة	الكدس من الطعام يداس ثم يُذَرّى ج عُرَم وَالعَرَمَةُ .... الكدس الذى جُمع بعدما ديس لِيُذَرّى
۲۶۸	قُحًّا	الخالص من كلِّ شئ
۲۶۹	ينعصون	يحرّكون
۲۷۰	الصعافقة	الذى لامال له و كذالك كل من ليس له رأس مال۔ اللئيم من الرجال۔ والصعافقة: رزالة الناس
۲۷۱	غقيق	غقيق القدر: صوت غليانها
۲۷۲	تَغَب	القبيح، الريبة، الفساد والهلاك والجوع
۲۷۳	مَسنُوُهُ	مسنهٗ: ضربه حتّى يسقط
۲۷۴	اَوْذَمُوا	اَوْذَمَ الشَّئَ: اَوْجَبَهٗ. أَوْذَمَ على نَفسِه حَجًّا اَوْ سَفَرًا: أوجبَهٗ (اَوْذَمُوا: أَجَبُوا). (لسان)
۲۷۵	يَهُطُون	الهطى: الصراع او الضرب الشديد

نوٹ۔ جملہ لغات لسان العرب، تاج العروس، اقرب المَوَارد، اساس البلاغة، فقه اللّغه، القاموس المحيط اور المنجد وغیرہ کی مدد سے دی گئی ہیں۔

☆☆☆